اس امر کو معاقبہ کہتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ نہ ایک دفعہ دونو کا گرا دینا
جایز ہی اور نہ رکھنا ایک چاہیے دونون کا ثابت رکہنا جایز ہی اس امر کو مراقبہ کہتی ہین

چھٹی بحر متقارب ہی

اسکو متقارب اسواسطی کہتی ہین کہ متقارب بمعنی نزدیک کی ہی اور اس بحر مین وتد اور سبب قریب ہین کسواسطی کہ یہہ بحر فعولن فعولن فعولن فعولن دو بار ہی پس فعولن مین فعو اور لن قریب ہے اسیطرح سب مین اس بحر کو شعراء عجم نے بہت استعمال کیا ہی اکثر مثمن مستعمل ہی اور اوسکے عروض اور ضرب سالم یا مقصور یا محذوف مستعمل ہوئے ہین

متقارب مثمن سالم فعولن فعولن فعولن فعولن

ہے نہی کل سے ہنسی پہ آتا ہی رونا کہ اس طرح ہنسی کے خو تہی کسو کے

متقارب مثمن مقصور فعولن فعولن فعولن فعول مثال

الٰہی مین بندہ گنہ گار ہون گناہون سی اپنی گران بار ہون فعول مقصور ہی

متقارب مثمن محذوف یعنی بجایے فعول کی فعل کسواسطی کہ جب فعولن سے بسبب حذف کے لن گرا دیا فعو باقی رہا اوسکو فعل سے بدل لیا

ہے لب بام کثرت جو کیتے ہوئے نلی کے زمین ساری اوپر ہوئے

متقارب مثمن مقبوض اثلم یہہ عشق اب کہ تنہا ہی دلین کہ بکہ خون بہہ رہا ہی دلین اور فارسی مین مولوی جامی نے اس وزن کو سولہ رکن مین کہا ہی اور قطع نظر اسکے اردو کی اشعار مین بہت مستعمل ہی اسی وزن پر ہی غزل سودا کی اوسکا مطلع یہہ ہے کرو تو کل کہ عاشقی مین نہ یون کروگے تو کیا کروگے الم ہی ہی تو درد مند کہان تلک تم دوا کروگے فعولن کا نون بسبب قبض کے گر کر فعول رہگیا اور فی اوسکے

سبب خرم کی گر کر فعولن رہگیا اوسکو فعلن سے بدل لیا اور یہہ امر زحافات

کی بحث مین معلوم ہوچکا ہے کہ جس وقت خرم سے فعولن سے فی کو گراتی ہین اور

اوس مین کچھہ اور تغیر نہین کرتے اوسکو اثلم کہا کرتے ہین اور اوس وزن کے

ایک طرح اور بہی ہے کہ ایک رکن اثلم مقبوض ہوا اور ایک سالم اور اسکو بہی

سولہ رکن پر مبنی کیا ہی مثال سرو خرامان ہی تری قد پر اور گل تر بہی ہی ترے

رخ پر عاشق شیدا والہ و رسوا حیرت دل سی سوز سے جان سے معلوم کیا

چاہئے کہ اس بحر مین اور صورتین مستعمل کلام مین اسواسطے لکہی نہین گئین اس بحر مین

قبض قصر حذف تر تسبیغ خرم بی یہہ زحاف

اتی ہین معنی ان سبکی بیان ہوچکی

ساتوین بحر متدارک ہی

اس بحر کو ابو الحسن اخفش نے استخراج کیا ہی چنانچہ پہلی مذکور ہوچکا اس

بحر کو متدارک اسواسطے کہتی مین کہ متدارک پہنچنیوالی کی ہی اور یہہ بحر بعد

خلیل ابن احمد کی استخراج پائی ان بحرون سے کہ خلیل نے نکالے تہین ملگئی

ہی اور بحر سولوین کی گئ اور احمد عروضے نے اسکا نام غریب رکہا ہی

کسواسطی کہ غریب بہ معنی نادر کی ہی اور یہہ بحر بہی بسبب تنہا مستخرج ہونے

کی نادر اور غریب ہی بہر کیف اصل اسکی اٹہہ بار فاعلن ہی بحر متدارک

مثمن سالم فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن مثال سے زلف

و رخ و خال خط یار کا دیکھہ کر تقطیع زلف و رخ فاعلن خال و خط فاعلن

یار کا فاعلن دیکھہ کر فاعلن اس وزن مین بعضی رکن کا ازال ہونا

ہی درست ہی چنانچہ شب کو رشک زلف سی مہ کو رنج روی سے

تقطیع شب کو رشک فاعلان زلف سی فاعلن مہ کو رنج فاعلان روی سے
فاعلن۔ فاعلان کی وتد مجموع مین سبب ازالہ کی الف زیادہ کیا ہی ــ

متدارک مثمن مخبون فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن عین کی کسرہ
سی اور یہ وزن بہی سولہ رکن پر مبنی ہو سکتا ہی چنانچہ ــ تری ہاتون
بچی ہری حق مین دزا نہ بہلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا کہا بجہسی رقیبون نی گرچہ
برا نہ بہلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا

متدارک مثمن مقطوع فعلن
فعلن فعلن فعلن عین کی سکون سی ـ اسمین جو دیکہہ متدارک کو ولیسا
پایا کب لبسمل کو ـ اور اس وزن یعنی مثمن مقطوع کو صوت الناقوس
کہتی ہین یعنی آواز سنکہ کی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ حضرت علی علیہ السلام کسی
سمت کو تشریف فرما ہوئے تہی رستی مین ایک تہخانہ تہا وہان سنکہ بجتا
تہا اوسکی آواز آپنے سنکر فرمایا کہ اس مین سی یہہ آواز آتی ہی حقا حقا
حقا حقا یہ فعلن فعلن فعلن فعلن کی وزن پر ہی پس گویا آواز ناقوس کے
متدارک مقطوع ہی اس بحر مین **خبن قطع تخلیع ترفیل**
حذ ازالہ … یہہ زحاف آتی ہین معنی انسبکی بیان ہو چکی

اٹھوین بحر طویل ہی

طویل کی معنی بری لیکے مین اور یہہ بحر بری ہی تمام بحرون سے اسلیے کہ
ایک بیت اسکی کی اٹہتالیس حرف ہین اور بحرون مین اتنی حرف
نہین آتے اسلیئے اسکا نام بحر طویل رکہا گیا اصل اس بحر کی فعولن
مفاعیلن فعولن مفاعیلن دو دفعہ ہی اسبحر مین یہ زحاف
یعنی **قبض کف قصر حذف تسبیغ اثلم** ...

جنکی معنی بیان ہو چکی آتے ہین — پس فعولن مقبوض فعول ضمہ لام کی سے
ہو جائیگا فعولن مقصور فعول ساتہہ سکون لام کی رہ جایے گا — فعولن محذوف
فعو ہو جائیگا عوض اوسکے فعل بفتحہ عین اور سکون لام کی سے آئیگا —
مفاعیلن مین جب قبض آئیگا مفاعلن ہو جائیگا مفاعیلن محذوف مفاعی رہیگا
عوض اوسکے فعولن آئیگا — جبکہ تسبیغ کرینگے مفاعیلان ہو جائیگا مفاعیلن
مکفوف مفاعیل ساتہہ ضمہ کے ہی مفاعیلن معقوم مفاع بسکون عین ہو جائیگا
بجای اوسکی فعول آئیگا

نوین بحر مدید ہی

اصل اسکی فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دو بار ہی مد بر وزن حسن واسطی بہی
ہین کہ مد کے معنے کہینچنے کے ہین اور اس بحر کو بہی بحر طویل سے کہینچ کر لائے
ہین اس واسطی اسکا نام مدید رکہا گیا اس بحر مین **قبض کف**
تشعیث قصر قطع شکل حذف
تسبیغ یہی زحاف آتی ہین ان سب زحافات کی معنی بیان ہو چکے
ہین — فاعلاتن مکفوف ساتہہ ضمہ تا کی فاعلات بن جائیگا فاعلاتن مشعث
فالاتن یا فاعاتن یا فاعلتن علی حسب اختلاف مذاہب ہو جائیگا بدلے
اوسکے مفعولن آئیگا فاعلاتن مقصور فاعلات بسکون تا ہو جائیگا عوض
اوسکے فاعلان آجائیگا فاعلاتن مقطوع فاعل بسکون لام ہو جائیگا عوض
اوسکے فعلن لائینگے فاعلاتن محذوف فاعلا ہو جائیگا عوض اوسکے فاعلن
اوسکا فاعلاتن مشکول فعلات ساتہہ ضمہ تا کی ہو جاییگا فاعلاتن
مسبغ فاعلاتان ہو جائیگا عوض اوسکے فاعیلان رہیگا — فاعلن مقطوع

فاعل بسکون لام ہوجائیگا عوض اوسکی فعلن بسکون عین کی ساتھہ ایکا
فاعلن محذوف فا ہوجاگا عوض اوسکی فع لامین گے

دسوین بحر بسیط ہی

بسیط کی معنی پہیلانیکے ہین اور چونکہ اول ہر رکن سباعی اسکی کے دو سبب خفیف
بچھائی ہوئی ہین اسواسطی اسکا نام بسیط رکھا گیا ہی اصل اس بحر کی مستفعلن
فاعلن مستفعلن فاعلن دوبار ہی اس مین ملی — قطع خذ اذالہ جنکی معنی بیان
ہوچکی ہین یہہ زحافات آتی ہین — مستفعلن مقطوع مستفعل بسکون لام سے
ہوجائیگا عوض اسکی مفعولن ایکا مستفعلن مشکول متفعل ضمہ لام کیسی ہوجائیگا
عوض اسکی مفاعیل آئیگا مستفعلن مطوی مستعلن ہوجائیگا عوض اوسکے
مفتعلن رکھدیا جائیگا اور اسکو جزل بہی کہتی ہین مستفعلن محذوذ مستفعل ہوجائیگا
ہوجائیگا عوض اوسکی فعلن بسکون عین سی ایکا مستفعلن مذال مستفعلان

گیارھوین بحر سریع ہی

بحر سریع اس بحر کو اسواسطی کہتی ہین کہ سرعت لغت مین بمعنی جلدی و شتابی کے
ہی اور چونکہ اس بحر مین سبب نسبت وتد کی زیادہ ہین جلد تر پڑہا جاتا ہی بہر کیف
اس بحر کو اکثر مزاحف استعمال کرتی ہین — سریع مطوی موقوف مفتعلن
مفتعلن فاعلان مثال — کیا تشخیص کا اوسکی بیان مونہہ مین ہوی
جاتی ہی ساکت زبان اور بجائی مطوی موقوف کی مطوی مکسوف یعنی
فاعلن بہی آسکتا ہی یعنی مفعولات مین بسبب طی کے واو گر کر مفعلات
اور تی اوسکی بسبب وقف کی ساکن ہوکر بسبب کف کی گر پڑی مفعلا باقی
رہا اور وقف اور کف کی جمع ہونیکا نام کسف ہی پس مفعلا کو فاعلن

سی بدل لیا مثال — نہ لہی ایک شخص کو بہادر دسر لائی قضا اوسیکے

بہتین دستی گہر — اور عروض مین فاعلان اور ضرب مین فاعلن جمع کرنا بہی

درست ہی اس مین کچھہ مثال کی حاجت نہین ہی اور یہہ کبہی ایسا بہی ہوتا ہی کہ

ایک مصرع **مفتعلن مفتعلن فاعلن** کی وزن پر اور دوسرا مصرع

مفتعلن مفعولن فاعلن یا فاعلان کی وزن پر ہو دیئے مثال سا جہرہ روشن

نہین کچھہ خورشید کم لب بہی نہین کچھہ اوسکے گوہر سے کم اوسکی کو مفعولن کی وزن

پر ہی — اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ ایک مصرع اس وزن پر ہو مفعولن مفعولن

فاعلان یا فاعلن اور دوسرا وزن سابق پر یعنی مفتعلن مفتعلن فاعلان

یا فاعلن مثال — اوسکی چہرہ پر کب ہی عرق ہی وہ مہ نو کی قریب

آب شفق تقطیع اوسکی چہ مفعولن رہ پر کب مفعولن ہی عرق فاعلن —

ہی وہ ہہی مفتعلن نو کی قری مفتعلن ب شفق فاعلن **سریع مطوی**

مقطوع مجدوع مفتعلن مفعولن فاع — نالہ ہمارا ہی موزون

سنگ. کو ہی کرتا ہی خون مستفعلن سے فی سبب طی کی گرکر مفتعلن

حاصل ہوا اور اوسمین سی سبب قطع سے حرف ساکن وتد مجموع کا یعنی نون گر کر اور

لام ساکن ہوکر مستفعل رہا اور مفعولن حاصل ہوا اور مفعولات مین سی سبب

جدع سے دو سبب خفیف گرکر اور لات کی تے ساکن ہوکر اوسکی جگہہ فاع

رکہا گیا اور اس وزن مین مجدوع کی جائے منحور بہی آتا ہی مثال عشق کا

دیوانہ ہی دل ابرو سی اوسکی جان بسمل اوسکا وزن یہہ ہی مفتعلن

مفعولن فع رکن فع کا منحور ہی کسو اسطی کہ نحر مفعولات کی دونو

سبب اور وتد کے گرانیکا نام ہی لیس جب لا باقی رہا تو اوسکو فع سے

بدل لیا **سریع مخبون مکسوف** مستفعلن مستفعلن فعولن مثال

ای دل نگار نفو نمین او سن صنم کی ہر چین اوسکی قید ہی ستم کے فعولن
مخبون و مکسوف کسو اسطی کہ بسبب خبن کی مفعولات کی فی گر پڑے اور بسبب
کسف کی تی ساکن ہو ساقط ہوئے معولا باقی رہا فعولن سے بدل گیا اس بحر مین

وقف خبن طی قطع رفع کسف خبل صلم ازالہ جدع یہ زحاف آتی ہین

وقف مفعولات کی تی کی ساکن کرنی کو کہتی ہین اور اوسکی جای مین مفعولان رکھتی ہین یہہ زحاف تین بحر مین آتا ہی سریع اور منسرح اور مقتضب اس زحاف والی رکن کو کہتی مین موقوف

کسف سین بی نقطے لغت مین اونٹ کی ایڑمین کاٹ ڈالنی کو کہتی ہین اور اصطلاح مین مفعولات مین وقف اور کسف کی جمع کرنی کو کہتی ہین یعنی مفعولات کی تی کو اول بسبب وقف کی ساکن کریں اور پہر بسبب کسف کی گرادین پس مفعولا باقی رہا اوسکی جگہہ مفعولن رکھین گی اور یہہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب مین آتا ہی یہہ لفظ سین نقطہ دار سی بہی درست ہی

جدع لغت مین دو دانت اگی کی کر پڑنی کو کہتی ہین اور اصطلاح مین دال بی نقطہ سی رکن مفعولات کی دو سبب خفیف کی گرا دینی کو کہتی ہین پس اس صورت مین لات باقی رہا اور اوسکی جگہہ مین فاع رکھدین گی اور جب فاع الف کی گرانی سے فع رہ جاوی تو اوسکو بحور رکھین گے اور جدع جس لغت مین واقع ہوتا ہی اوسکو مجدوع کہتی ہین

صلم لغت مین کان جڑ سی کاٹ ڈالنی کو کہتی ہین اور اصطلاح مین صاد بی نقطہ سی مفعولات مین سی وتد مفروق کی گرا دینی کو کہتی ہین پس مفعو باقی رہتا ہی اور اوسکی جگہہ فعلن سکون عین کی ساتہہ رکہتی ہین اور اس رکن کو اصلم کہتی ہین اور معنی خبن طی قطع رفع خبل

ازالہ کی بیان ہو چکی ہین فقط

بارہوین بحر خفیف ہی

اس بحر کو خفیف اس واسطی کہتی ہین کہ ہر رکن مین سبب نی وتد مجموع کو احاطہ کر لیا ہی
اسیواسطی سب ارکان ہلکی ہو گئی ہین اور خفیف کی بہی لغت مین معنی ہلکی کی ہین اور شاید یہہ وجہ ہو کہ چونکہ
دو سبب خفیف وتد مجموع کی محیط ہین گویا ساری اجزا ارکان کی سبب خفیف ہی ہین
پس بسبب اسباب خفیفہ کی بحر خفیف نام رکہا ہی پوشیدہ نہ ہی کہ اس بحر کو شعرای
عجم نی مسدس مزاحف استعمال کیا ہی اور تمام اجزا سالم مستعمل نہین مگر صدر اور
ابتدا کبہی سالم مستعمل ہی اور مزاحف مین سی مخبون یا مقصور یا مسبغ — اور عروض
اور ضرب مقصور یا محذوف یا مشعث یا مقطوع یا مخبون ہوتا ہی اور اس بحر مین طی
نہین آتا اوسی وجہ سی کہ مجتث مین گذری **بحر خفیف مسدس مخبون**
مثال فاعلاتن مفاعلن فعلاتن — یار مہ رو کو دیکہہ کر تڑ ہا دل ہاتہ سے
اوسکی آہ اب بچا دل **بحر خفیف مسدس مشعث مقصور**
فاعلاتن مفاعلن فعلات مثال ہی وہ شوخ بی وفائی مہر نرگسین چشم
کل رخ مہ چہرہ صدر اور ابتدا سالم ہی اور حشو مخبون اور عروض اور ضرب
مشعث مقصور ہی — اور اس وزن مین عروض کا مخبون مقصور اور ضرب
کا مشعث مقصور بہی آنا ہو سکتا ہی مثال رکہی خالق سلامت آپکی ذات
نہ کہیں گا تو مین رہون گا رات اور عروض یا ضرب مین مقطوع اور
مخبون محذوف بہی لانا درست ہی مقطوع فعلن عین ساکن سی کسواسطی
کہ فاعلاتن کی اخیر سی سبب خفیف اور الف کو گرا کر لام ساکن کر دیا فاعل
ہو گیا اوسکو فعلن عین ساکن کی ساتہہ بدل لیا — اور محذوف مقصور فعلن

عین کی کسرہ سی ہی کیون کہ فاع لاتن کو جب مخبون کیا فعلاتن ہوا اور جب محذوف کیا فعلن کو اوسکی آخر سی گرا دیا فعلا باقی رہا اوسکی جگہہ فعلن عین کی کسرہ سی رکھدیا — اس بحر مین کف تشعیث قصر قطع شکل حذف یہ چہہ زحاف آتی ہین اور معنی انکی بیان ہوچکی

تیرہوین بحر مجتث ہی

اجتثاث دو ٹوتای ہلنی کی ساتہہ اصل کی وزن پر بعت مین بمعنی جڑ سی اکھاڑنیکی ہی اور چونکہ اس بحر کی مسدس کو بحر خفیف سی نکالا ہی گویا بحر خفیف ہی اپنی اصل سی دور کیا ہوا ہی — اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ بحر مجتث کی اصل مستفع لن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن مثمن ہی اور جب اوسکو مسدس کیا مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن رہا اور بحر خفیف کی اصل فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن ہی پس مجتث مسدس مین مستفع لن مقدم ہی دو فاعلاتن پر اور بحر خفیف مین مستفع دو فاعلاتن کے بیچمین ہی گویا بحر خفیف کی مستفع لن کو بیچمین سی اول مین رکہہ کر مجتث مسدس کر لیا ہی گویا یہہ خود بحر خفیف ہی کو جڑ سی اوکہاڑا ہوا ہے یہان سی معلوم ہوا کہ مجتث اصل مین مسدس کا نام ہی لیکن مثمن کو مجازا کہتی ہین چنانچہ تامل کرنے والون پر ظاہر ہی اور معلوم کیا چاہئی کہ شعرای عرب اس بحر کو اکثر مسدس اور مربع استعمال کرتی ہین لیکن شعرای عجم سوای مسدس کی استعمال نہین کرتی اور اس بحر کی اندر زحافات مین سی ٹی نہین اسکتا اسو اسطی کہ علی دوسبب سی کہ رکن کی اول مین بی فاصلہ واقع ہوئے ہون چوتہی ساکن بکے گرانی کو کہتی ہین اور چوتہا ساکن مستفع لن منفصل مین سبب کا ساکن ہی بلکہ وتد مفروق کا ہی اور مستفع لن کی عین اور نون

مین معاقبہ ہی یعنی یہہ دونو کبہی ساقط نہین ہوتے **مجتث مثمن مخبون**
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن مثال ؎ ہی زخم دل سی گل کو آرزوی طراوت
اور اپنی اشک سی ہی ابر ایک جو کی طراوت **مجتث مثمن مخبون مقصور**
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان ؎ مری نظر مین تو کم حور خلد سی تو نہین نکاون
کاتری کو چہ چمن کو چھوڑ رسوی جنان — اور فعلان عین مکسور کی عوض مین فعلان عین کے
سکون سی اور فعلن عین کی کسرہ سی اور سکون سی بہی درست ہی — چمن مین صبح
جب اوس خلکجو کا نام لیا صبا نی تیغ سی آب روان کا کام لیا کبہو نہ اونکو مین دیکہا
تلاش دنیا مین کبہو نہ فکر تردد سی کوی کام لیا — پہلی شعر مین عروض اور ضرب
فعلن عین کی کسرہ سی اور دوسری شعر مین عروض فعلان عین ساکن سی اور
حشو مین بجای فعلاتن کی فعولن بہی درست ہی ؎ حضور داغ سوزان ہی آفتاب
خجل اور رشک سی بہی ہی رنگ شراب ناب خجل عی سوزان مفعولن کی وزن پر ہے
اس بحر مین **کف تشعیث قصر قطع شکل حذف**
تسبیغ خبن یہ زحاف آتی ہین معنی بیان ہو چکی

چودہوین بحر منسرح ہی

اس بحر کو منسرح اسواسطی کہتی ہین کہ انسراح بدن پایے کیرے اوتارنی کو کہتی
ہین اور اس بحر مین کبہی اختصار ایسا ہوتا ہی کہ دو رکن مستفعلن مفعولات کو
شعرای عرب ساری بیت اعتبار کرلیتی ہین پس اس نقصان کو اور اختصار
کو کپڑی اوتارنی سے تشبیہ دیکر اس بحر کا نام منسرح رکہدیا ہی اس
بحر کو شعرای عرب اور عجم سوای مزاحف کی سالم استعمال نہین کرتے
اور عرب مثمن اور عجم مسدس نہین استعمال کرتے اور اردو مین بہی

ای فارس کی اتباع سی مثمن ہی استعمال کیا جاتا ہی اس بحر مین عروض
اور ضرب یا موقوف یا مکسوف یا محدوع یا مھموز آتی ہین **منسرح مطوی مکسوف**
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن یار کو کہتا ہی رخ تاب لسی و دیکے
حضرت موسی بہی یہان دعوی سی خاموش ہین **منسرح مطوی مکسوف**
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات حضرت دل ہم تمہین کہتی نہ تہی بار بار
طرہ خوبان کی قید سخت ہی دشوار ہی — مطلع اول مین عروض اور مصرع ثانی مین
حشو مطوی مکسوف ہی یعنی فاعلات کسو اسطی کہ مفعولات مین سی واو گر پڑی
سبب طی کی اور تی ساکن ہوئی سبب وقف کی پس مفعولات رکہا اوسکو فاعلات
سی بدل کیا تقطیع حضرت دل مفتعلن ہم تمہین فاعلن کہتی نہ تہی مفتعلن
بار بار فاعلات طرہ خو مفتعلن بان کی قید مفتعلن فاعلات سخت ہی دس
مفتعلن وار ہی فاعلن اس بحر مین اختلاف زحافات کا دونو مصرع مین
جایز ہی اور جیسی کہ اس شعر مین حال دل خستہ اہ مینی جوان سی کہا
تو بولی یہہ چپ ہی رہ سنی کی طاقت کہان — پہلا مصرع اس وزن پر ہی مفتعلن
فاعلان مفتعلن فاعلن اور دوسرا مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان تقطیع
حال دلی مفتعلن خستہ آہ فاعلان مین نی جوان مفتعلن سی کہا فاعلن تو بولی
یہہ مفاعلن چپ ہی رہ فاعلن سنی کی طا مفتعلن قت کہان فاعلان مصرع
اول مین مفتعلن مطوی اور فاعلان حشو مطوی موقوف کسو اسطی کہ سبب
طی کی مفعولات کی واو گر گئی اور سبب وقف کی اوسکی تی ساکن ہو گئی اوسکو
فاعلان کر لیا اور فاعلن عروض مین مطوی مکسوف واو مفعولات کی بدستور
طی کی سبب سی گری اور تی ساکن ہو کر گر پڑی پس سبب کف کی پہر اوسکو

فاعلن سی بدل لیا اور مفاعلن مخبون یعنی سین مستفعلن کا سبب خبن کی گرکر مفاعلن
بجای اوسکی رکہا اور حشو اور ضرب مثل سابق کی ہی **منسرح مطوی مکسوف**
منحور مجدوع مفتعلن فاعلن مفتعلن فع مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع
مثال کان مین اوسکی رس نالون سی مملو حال دل زار کب تا ہی مسموع
مصرع اولین مفتعلن مطوی اور فاعلن مکسوف اور فع منحور ہی کسو اسطی کہ فاع
مجدوع سی الف گرپڑا ہی اور فاع مین سی الف کی گرنی ہی سی منحور ہوتا ہی اور مصرع
ثانی مین ضرب مجدوع ہی یعنی فاع الف کی ساتہہ باقی بدستور **منسرح مسدس**
مطوی مفتعلن فاعلات مفتعلن ۔ نالہ دل نارسا ہی یار تلک
اپنی بہو کب ہی گلعذار تلک **منسرح مسدس مطوی**
مقطوع مفتعلن فاعلات مفعولن مثال ۔ حالت دل کیا کہون
مین ہجر کو لوگون نی ننگا کہا ہی بدخو کو عروض اور ضرب مقطوع ہی اور باقی
مطوی اس مین ۔ وقف ۔ خبن ۔ طی ۔ رفع ۔ کسف ۔ خبل
۔ صلم ۔ ازالہ ۔ جدع ۔ یہ زحاف آتی ہین اور بعضی اکی بیان ہونگی

پندرہوین بحر مضارع ہی

مضارع لغت مین بمعنی مانند کی ہی اور یہ بحر بہی مانند بحر منسرح کی ہی کسو اسطی
کہ منسرح مین مفعولات مین وتد مفروق ہی اور بحر مضارع مین بہی فاع لاتن
منفصل ہی مشتمل ہی وتد مفروق پر ۔ اور خلیل ابن احمد نی کہ اس فن
کا واضع ہی کہا ہی کہ بحر ہزج کی مشابہت سی مین نی اس بحر کا نام مضارع
رکہا ہی کسو اسطی کہ اس بحر کی دو رکن یعنی فاع لاتن منفصل مین وتد دو
سبب خفیف پر مقدم ہی جیسی بحر ہزج مین مفاعیلن کا وتد دو سبب خفیف پر

مقدم ہی معلوم کیا جاتا ہی کہ اس بحر کو سالم استعمال نہین کرتے بلکہ اوسکے
اور زحافات مین سی خبن اور شکل اس بحر مین نہین واقع ہو سکتے — حشو اسطی اور خبن
حرف ثانی ساکن کے گرانے کو کہتی ہین اوس سبب سی کہ رکن کی اول مین ہو اور فاع لاتن
مفاعیل کی اول مین وتد مفروق ہی اور شکل خبن اور کف کی جمع کرنیکو کہتی ہین
جب خبن کا اس بحر مین انا ممکن ہوا شکل کی نہ آنی کی وجہ بہی ظاہر ہوگئے پوشیدہ
نہ ہو کہ اس بحر مین رکن مفاعیلن کی یی اور نون دونو کا گرانا اور دونو کا ثابت
رکہنا جائز نہین ہی اس امر کو مراقبہ کہتی ہین چنانچہ پہلے معلوم ہوچکا **بحر مضارع**
مثمن اخرب مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن — شور جنون ہمارا
آخر کو رنگ کو لایا جو دیکہنی کو ایا آخر کو سنگ لایا **مضارع مثمن**
اخرب مکفوف مقصور مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
مثال تیری ہی چکہتی ہے نہ اوی جو کام چشم تو زخم چہرہ پر ہی کہ اوس کا
ہی نام چشم اور بجای فاعلان کے فاعلن بہی اسکتا ہی خواہ عروض اور ضرب
دونون مین اور خواہ ایک مین فاعلان اور دوسری مین فاعلن اور ایک مصرع
مین بجای رکن فاعلات کی فاع لاتن سالم اور بجای مفاعیل کے مفعول کی ہونے
سی شعر ناموزون نہین ہوتا مثال — ظاہر ہی اپنی سوزش دل سی کہ آفتاب
محشر کی روز اپنی جگر پہ ہی داغ کا **مضارع مثمن مکفوف**
مقصور مفاعیل فاع لان مفاعیل فاع لان مثال — جو اس مین
ہی کیا نہی زہر والا دیکہہ مار میں نجا زلف یار مین نجا زلف یار مین تقطیع جو
اسمین ہی مفاعیل کب ہی زہر فاعلان دلا دیکہہ مفاعیل یار مین فاعلان
نجا زلف مفاعیل یار مین فاعلان نجا زلف مفاعیل یار مین فاعلان

مفاعیلن مکفوف اور فاع لاتن مقصور ہی **مضارع مسدس**
اخرب مکفوف مفعول مفاعیل فاع لاتن شکوہ ہے
کسی کا ہمین نہ ای دل دی میٹھی جان اتو اوسکو دی دل **مضارع**
مسدس اخرب مقصور مفعول فاعلات مفاعیلن دیتی
ہی زلف یار ہمین دہوکا اور معلوم کیا چاہی کہ مضارع کو سب مجزو یعنی
اوس مین سی کوی جزو کم کرتی ہین رکن فاع لاتن کا گراتی ہین نہ رکن
مفاعیلن — قبض — کف — قصر — حذف — تسبیغ انہی زحاف
اس مین آتی ہین معنی بہی بیان ہو چکی

سولوین بحر مقتضب ہی

اقتضاب لغت مین ایک چیز سی دوسری چیز کی نکالنی کو کہتی ہین اس
بحر کو بحر منسرح سی نکالا ہی اسواسطی کہ بحر منسرح مستفعلن مفعولات
مستفعلن مفعولات ہی اور بحر مقتضب مفعولات مستفعلن
مفعولات مستفعلن ہی پس دونو مین وہی ارکان ہین لیکن ترتیب کا فرق
ہی بعضون نے وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہی کہ یہہ بحر کلام عرب مین مجزو مستعمل
ہوتا ہی یعنی دو جزو اخیر کے اوسکے گرا کر استعمال کرتی ہین اور مجزو
مشتق ہی جزو سی اور جزو کے معنی کاٹنی کے ہین اور یہی معنی اقتضاب
کی ہین پس دو جزو کی اخیر سی گرنی کی سبب سی اسکو مقتضب کہتی ہین
مقتضب مثمن مطوی فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن
اے یار ہو فاسی ہمین شوخ ہو فاسی ہمین کب امید وصل ہوے کب
امید وصل ہوے **مقتضب مثمن مطوی مقطوع**

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن مثال ہای یہہ نصیب ہے جسکی وہ
تمنا ہی بعد مرگ بہی گا ہے خانہ تیرا آنکلا جب وتد مجموع مستفعلن کا سبب
قطع کی گرا کر لام کو ساکن کیا مستفعل ہو گیا اوسکی جگہہ مفعولن رکہدیا اس
بحر مین وقف طی قطع کف صلم ازالہ جدع جنکی معنی بیان ہو چکے آتی ہین

سترہوین بحر جدید ہی

اس بحر کو بزرجمہر نوشیروان کی وزیر نی استخراج کیا ہی اور بسبب نئی ہونیکی اسکو جدید کہتی ہین اور بعضی اسی غریب بہی کہتی ہین اصل اسکی فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہی بحر جدید مخبون فعلاتن فعلاتن مفاعلن مثال تیری قد سی ہی صنوبر بسان خجل تیری زلفون سے ہی ہمیشہ شب خجل اس بحر مین زحاف ربع جحف مذکورہ بالا آتی ہین

اٹہارہوین بحر قریب ہی

اس بحر کو مولانا یوسف عروضی نے خلیل ابن احمد کی دو سو برس کی بعد استخراج کیا ہی اور چونکہ اسکی ارکان بحر ہزج اور بحر مضارع کی ارکان سے قریب ہین اسواسطی اسکا نام قریب رکہا ہی اور بعضی یہہ کہتی ہین کہ چونکہ یہہ بحر اسی زدیکی مین مستخرج ہوی ہی اور یہہ نسبت سولہ بحر سابق کی مستحدث ہی اسواسطی اسکو قریب کہتی ہین اصل اس بحر کے مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہے لیکن مستعمل مزاحف ہی

بحر قریب مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلاتن مثال غبار آکی تری دل مین پہر نہ نکلا — غبار ہمکو تری طرف سی پہر نہ آیا حرف ری اور نے کا مصرع ثانی کی تقطیع مین گر پڑیگا — اگر عروض اور ضرب فاعلات ہووی یہہ وزن مکفوف مقصور ہو جاویے اور بجای فاعلات کی مفاعیلن بہی درست ہی اور یہہ وزن مکفوف محذوف ہو جاویگا اس بحر مین

ہی حذف اور کف مذکورہ بالا آتی ہین

انیسوین بحر مشاکل ہی

مشاکل بمعنی مانند کے ہین اور اسکو مشاکل اسواسطے کہتی ہین کہ یہہ
بحر بحر قریب کی مانند ہی ارکان مین اور فرق اسیقدر ہی کہ یہان فاعلاتن
دو مفاعیلن پر مقدم ہی اور بحر قریب مین موخر ہی کیف اصل اسکی فاعلاتن
مفاعیلن مفاعیلن ہی اردو مین اس بحر کو کم استعمال کیا ہی **بحر مشاکل**
مکفوف مقصور فاعلات مفاعیل مفاعیل مثال آیا ہر غم کا اوٹھانا
ہی براہ واغ ہجر کو کہنا ہی براہ تقطیع آیا ہر غم کا فاعلات اوٹھانا
ہی مفاعیل براہ مفاعیل داغ ہجر فاعلات کو کہنا ہی مفاعیل براہ
مفاعیل ری ہجر کے نقط کی تقطیع مین متحرک ہوگئے ہے فاعلاتن اور
مفاعیلن پہلی سی نون بسبب کف کی گرا ہے اور دوسرے مفاعیلن سے
نون گر کر لام ساکن ہوا ہے بسبب قصر کی اور اگر فاعلات کی تی کو ساکن
کرین تو یہہ بہی مقصور ہو جاوے گا اس بحر مین کف قصر اور بہی زحاف
آتی ہین مگر معلوم کیا چاہیی کہ یہان تک بہی جو زحافات کہ ہر ایک بحر کے
بیان مین ذکر کیا ہی اسکی یہہ معنی ہین کہ یہی زحاف اس بحر مین اکثر آتی
ہین اور یہہ سمجہنا چاہیی کہ سوا ان زحافات کی اور زحاف نہین آسکتی
ہین — اب تمام ہوا فضل الله تعالی کے سے بیان انیس ۱۹ بحرون عروض کا

مقالہ دوسرا

بیچ بیان معنی تقطیع اور حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ اور مکتوبہ غیر ملفوظہ
کی اور بیان اون حروف کا جو تقطیع مین معتبر ہوتے ہین اور بیان دوا

تقطیع لغت مین پارہ پارہ کرنے کو کہتی ہین اور اصطلاح مین اجزاء
بیت کو کہتی ہین عام ہی کہ کسی بحر کی ہو برابر کرنی کو ساتھ اجزای اصول
کی جو اوس بحر مین ہین اس طرح پر کہ متحرک برابر متحرک کی اور ساکن مقابل ساکن کی
ہو جای اگرچہ نوع اعراب مین دونون کی اختلاف ہو چنانچہ فارسی مین
گفتن بروزن مفاعیلن کی اور ہندی کھیلونے اوپر وزن مفاعیلن کی ہی اور نوع اعراب
مین موزون اور میزان کی اختلاف ہی اور تقطیع مین حروف ملفوظ معتبر
ہوتی ہین نہ مکتوبہ غیر ملفوظ چنانچہ الف ممدودہ کو بجای دو حرف کی شمار
کرتی ہین اور ایک لکھتی ہین سبب اس کا یہہ ہی کہ دو ملفوظ ہوتی ہین چنانچہ
آدم یا آمد اور وزن فعلن بالسکون کی ہین — اور واؤ دلی ایک واو
لکھتی ہین اور تقطیع مین دو واو کہتی ہین اور کبھو ایسا ہوتا ہی کہ حرکت کو
بجای حرف کی گنتی ہین جیسا کہ گل خوشبو مفاعیلن کی وزن پر ہی کیونکہ
زیر لام بجای حرف کی گنا گیا اسلئی کسرہ اس مثال مین بسبب کشش کی مقابل
مین الف مفاعیلن کی واقع ہوتا ہی — اور کبھی حرف کو بجای حرکت کی
شمار کرتی ہین جیسا کہ دہ منزل واو بمنزلہ رفعہ کی شمار کی گئی اسلئی اس کا وزن
فعولن ہی — اور حرف مشدد کو بجای دو حرف کی گنتی ہین — چنانچہ لفظ
شکاک جیسا کہ اس مصرع ناسخ کی مین وارد ہوا ہی مرغ دل کوچہ شکاک
تو گلشن سمجھا اور اگر پہلا حرف ساکن حرف مدہ کا ہو اور دوسرا نون
پس نون کو تقطیع مین گرا دینگی اور اگر پہلا حرف ساکن خواہ مدہ ہو
خواہ سوا مدہ کی اور حرف ہو لیکن دوسرا حرف نون نہو بلکہ نون کے

سوا اور حرف ہو اوس دوسری کو متحرک کہتی ہین گی اور حرف مدہ تین حرف کا نام ہی
الف جسکی پہلی فتحہ ہو اور **واو** جسکی پہلی ضمہ ہو اور **یای** تحتانی جسکی
پہلی کسرہ ہو مثال سبکی یہہ شعر ہی ؎ کہون کیا خون مرا کسنی کیا ہی یہہ کام
اوس مہر وش کا ہی ستاہی — تقطیع کہون کیا خو مفاعیلن مرا کسنی مفاعیلن کیا ہی
فعولن یہہ کام اس مہ مفاعیلن روش کا ہی مفاعیلن ستاہی فعولن مصرعہ
اولین مین کہون اور خون مین دو حرف ساکن جمع ہوئی ہین واو اور نون تونکو تقطیع
مین گرا دیا اور دوسری مصرعہ مین لفظ کام مین اول الف اور دوسرا میم
اور پہر مین اول لفظ ہ اور دوسری ری میم اور ری کو متحرک کر دیا —
اور الف جو کہ اول کلمہ کے واقع ہوتا ہی اگر ملفوظ ہوگا تو گرانگی اور اگر پڑہنے
مین نہ آئیگا گرا دینگی جیسا کہ اس مصرعہ مین ؎ تم اب کمی نکرو قتل مین
ری یاری لفظ تم اب کمی او پر وزن مفاعیلن کی ہی کیونکہ الف اب کا پڑہنے
مین نہین آیا — اور واو عطف کی درحالیکہ ملفوظ ہو تو حرکت ما قبل
حرف اپنی بیچ مین گنی جائیگی جیسا کہ من و تو او پر وزن فعلن مکسور العین کے
پہین گی اور جیسا کہ اس شعر مین ؎ مجہی آرزوی وفا رہی تجہی مشق جور و جفا رہی
کہون کیا کہ تیری ستم سی اب مری سر بلا ہی تا بزد تقطیع متفاعلن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن یہہ شعر بحر کامل ستی ہی لفظ جور و جفا مین واو عاطفہ واقع ہوی
لیکن چونکہ ملفوظ نہین اسلئی رای مہملہ جور کی ضمہ مین گنی جائیگی — اور
اگر ملفوظ ہوگی جیسا کہ من و تو اس صورت مین فاعلن کے وزن پر
پہین گی — اور نون ساکن اگر بعد حرف مدہ کی آئیگا ہر دو حال سے
خالی نہین یا تو درمیان مصرع کی ہوگا یا آخر مصرع مین ہوگا اگر درمیان

مصرعہ کی ہوگا تب نون گر پڑیگا والا نہ نون ساکن گنا جائیگا مثال تینون حروف مدہ
کی بعد نون کے جو اندر مصرعہ کی ہیہ شعر جرات کا ہی — تیرے قربان جاؤن لی کہی لگ جا
کہ لوگون مین بلائین پہر تری لی لون تو مبرے ہاتہہ کہوانا — یہہ شعر بحر ہزج
سی ہی اور وزن اسکا مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ہی چنانچہ پہلی مصرع کے
تقطیع اسطرح پر ہی تری قربا مفاعیلن ن جاؤن لی مفاعیلن کہی لگجا مفاعیلن
کہ لوگون مین مفاعیلن پس لفظ قربان مین نون بعد الف کہ ماقبل اوس
الف کی فتحہ ہی واقع ہوا اور لفظ جاؤن مین نون بعد واو کی کہ ماقبل اوسکی
ضمہ ہی واقع ہوا دوسری مصرعہ مین بلائین پہر کہ اوپر وزن مفاعیلن کے
ہی بعد یا کی کہ ماقبل اوسکی کسرہ ہی واقع ہوا لیکن نون چونکہ درمیان مصرعہ
کی واقع ہوا ہی اسلئی تقطیع مین اعتبار نہین کیا جائیگا مثال اوس نون کی
جو کہ آخر مصرع مین بعد حرف مدہ کی واقع ہو یہہ شعر جرات کا ہی مین جو کہو چکا ہون
پڑا ہون مجہہ مت کہاؤ جنون ضعف نی بی بس کیا بیماری یہہ کہلاتی نہین
اور اگر دو ساکن بہم آوین بشرطیکہ دوسرا حرف نون ہو تو اوس دوسری کو متحرک کر
لینگی جیسا کہ فارسی مین کار دارم اور ہندی مین کام رکہون کہ دونو علامت
کی وزن پر ہین — اور اگر دو ساکن بیچ آخر مصرع کی جمع ہون تو دونو
کو بحال رکہینگے خواہ نون ہی بعد حرف مدہ کی واقع ہوا ہو یا کوئی اور
حرف ہو مثال اوسکی شعر رفیع السودا کا ہے چہڑکی تو مدتون سی مساوات
ہوگئی گالی کبہی نہ دی تہی سو اب بات ہوگئی لفظ مساوات مین دو ساکن
جمع ہوئی ایک الف دوم تا فوقانی اور دوسری مصرع مین لفظ بات
مین لیکن چونکہ درمیان مصرع کی ہین اور دوسرا حرف نون نہین ہی اسلئی لفظ

مساوات مفاعیل کی وزن پر ہو یہہ شعر اسی وزن پر ہی مفعول فاعلات
مفاعیل وفاعلن تقطیع اسکی اس طرح پر ہی جہڑکی تو مفعول دتو نسی فاعلات
مساوات مفاعیل ہوگئی فاعلن بس تی مساوات کی مقابل لام مفاعیل
کی واقع ہوئے — جبکہ دو نو ساکن آخر مصرعہ مین واقع ہون اور وے
دو نو بحال رہین جیسے یہہ شعر — اف ری گرمی محبت کہ تری سوختہ جان —
جب جلکر بیٹھے اگ لگا کر اوٹھی ہی یہہ شعر اول شعر کے بحر سی ہی — اگر تین
حرف ساکن کسی مصرعہ مین جمع ہوتی تو تیسری کو گرا کر دوسری کو متحرک
کر دیتی ہین اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہون تو ایک کو گرا دیتے ہین
~~اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہون تو ایک کو گرا دین~~ اور دو نو بحال
رہین گی مثال اول کی یہہ شعر ناسخ کا — سانپ کو قابو مین لا کر چھوڑ
دیا جہل ہی جان سی مایوس ہون مین زلف جانان چھوڑ کر لفظ سانپ
مین چونکہ تین ساکن یعنی الف نون بای فارسی جمع ہوئی تہی اسکی تقطیع مین
بای فارسی معتبر ہوگی اور نون کو متحرک کرینگی پس سانپ کو فاعلات
کی وزن پر ہوا — بعض الفاظ عربیہ سی الف اور واو اور یا ملفوظ ہوتی
ہین اور مکتوب نہین ہوتے جیسا کہ الف اسحاق اور ہذا اور ہو لا و کالواو
داود کی اور یا یہہ کی

فصل

اب ہم اون حرفون کو بیان کرتے ہین کہ مکتوب ہوتی ہین اور ملفوظ نہین ہوتے
اون مین سی ایک الف وصل کا ہی جس وقت کہ درمیان مصرعہ کی واقع
ہوگا حرکت اوسکی نقل کرکے حرف ماقبل کو دینگے اور الف پڑہنے

مین نہ آئیگا اور لکہا جائیگا ایسی الفکی اسکو الف وصل کا کہتی ہین یعنی
حرف ماقبل اوسکی کا بعد اوسکی سی متصل ہوجاتا ہی پڑہنی مین اسکی مثال مومن خان
سلمہ اللہ تعالی کا یہہ شعر ہی   لگی خدنگ جب اوس نالہ سحر کا سا   فلک کا
حال ہو گیا مری جگر کا سا   جز نہین کہ اوسی کیا ہوا اوس در پر   نشان
یا نظر آتا ہی نامہ بر کا سا   شعر اول کے لفظ اوس مین الف مضموم ہی
لیکن تقطیع مین حرکت اوسکی جو ضمہ ہی نقل کرکی لفظ جب کی بای موحدہ کو دین
گی کیونکہ گویا پڑہنی مین جبس آتا ہی — اور شعر دوم مین بہی لفظ اوسکا
الف پڑہنی مین چونکہ نہین آتا اسلئی تقطیع مین اسی گرادین گی اور اوسکی حرکت
نقل کرکی رای مہملہ کو جو ماقبل اوسکی ہی دین گی — اور اگر ملفوظ ہو گا نہ
گرائین گی — اور واو کی تین قسمین ہین — ایک واو عاطفہ جو کہ درمیان
دو کلمون کی آتا ہی اور معنی اوسکی اور کی ہوتی ہین جیسا کہ دل وجان اور تن
دان یہہ واو کلام فارسی مین اور عربی مین بہت آتا ہی اور ملفوظ نہین
ہوتا بلکہ صرف ماقبل اوسکا ضمہ ملفوظ ہوتا ہی   دوسری واو بیان ضمہ کا ہونی
ہی وہ وہ واو ہوتی ہی جو کہ دلالت کری اسبات پر کہ ماقبل اوسکی ضمہ ہی
جیسا کہ فارسی مین تو اور دو اور چو اور ہمچو اور ہندی سو لو دو جو کو یہہ
واو بہی اکثر تو شعر مین ملفوظ نہین ہوتی لیکن اگر ملفوظ ہوگی تو نہ گرائین گی
— تیسری واو اشمام ضمہ کی پیدا ہوتی ہی وہ وہ واو ہی کہ بعد خای مفتوح کی
ہو لیکن فتحہ خا کا خالص نہو بلکہ بو ضمہ کی بہی رکہتا ہو اسی جہت سی اوسکو واو اشمام
ضمہ کی کہتی ہین جیسا کہ اس مصرع فارسی کی مین   خواب خور خواجہ من خوش بود
یہہ واو بہی تقطیع مین معتبر نہین ہی — اور ایک رای مہملہ جو بیان حرکت کہلاتی

ہی یہہ ہا آخر کلمہ کی ملتی ہی تاکہ دلالت کری اس بات پر کہ ما قبل ہا کا متحرک ہی اور
وہ حرکت یا فتحہ ہوتا ہی جیسا کہ فارسی مین خندہ یا گریہ وغیرہ اور ہندی مین ساتہہ ہاتہہ
علی ہذا القیاس اور یا کسرہ ہوتا ہی جیسا کہ لفظ کہ اور چہ کا پس اگر یہہ ہا
درمیان مصرع کی واقع ہو تقطیع مین معتبر ہو گی اور اگر آخر مصرع مین واقع
ہو گی تو حرف ساکن شمار کی جا مین گی یی سب حرف تو مشترک ہین ہندی اور
فارسی مین مگر یا خواہ معروف ہو خواہ مجہول ہندی مین اوس کا گرا دینا
درست ہی یہان ایک نکتہ باریک ہی سمجھنا چاہیئی کہ اگر وہ لفظ ہندی ہی تو اوسکی
گرا دینی سی کچہہ فصاحت مین خلل نہین آتا اور جو فارسی یا عربی ہی تو گرا دینا
درست ہی مگر خلاف فصاحت ہی نا ملائم معلوم ہوتا ہی اور بعضی جو یہی کا
گرا دینا درست جانتی ہین یہہ غلط ہی وہ یہہ بات ہی کہ اردو چونکہ مرکب عربی
اور فارسی اور ہندی سی ہی اور ہندی مین ایک حرف بہی اور ڈہی ھی وہ
حقیقت مین ایک ہی حرف ہی تمام ہوا بیان حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ اور مکتوبہ
اور غیر ملفوظہ کا مگر یہہ قاعدہ کلیہ باب تقطیع مین خوب یاد رکہنا چاہیے
کہ جو حرف ملفوظ ہوگا وہ تقطیع مین معتبر ہوگا اور جو ملفوظ نہوگا اوسکا تقطیع
مین کچہہ اعتبار نہین ڈال دیا جائیگا

فصل بیان دوایر بحور مین

پوشیدہ نرہی کہ بحور گذشتہ کی سبب اور وتد اور فاصلہ مین اگر تقدیم اور
تاخیر کی جاوی تو ایک بحر سی دوسری بحر نکل سکتی ہی اور دوسرے بحر
نکلنی کی یہہ معنی ہین کہ اوسکی وزن پر الفاظ حاصل ہو جاتی ہین یعنی
وہ بحر جتنی سبب اور وتد اور فاصلہ سی مرکب ہی وہ ہی سبب

اجزاسی ترتیب سی بیان ہوتی ہین اور بحر اصل مین انہین متحرک اور ساکنون کا
نام ہی کہ جن سی وہ آخر مرکب ہوئے ہین لیکن چونکہ اون اجزا کے تقدیم
اور تاخیر سی جو الفاظ اوس وزن پر حاصل ہووین گی البتہ بمعنی ہووین
گی اور بہتر یہہ ہی کہ حتی المقدور رعایت معنی دار الفاظ کے جاوی تو عادت
عروضیون کی اس طرح پر ہی کہ وہ الفاظ کہ اوس دوسرے بحر مین مستعمل ہوتے
ہین اونکی جگہہ پر رکہہ دیتی ہین چنانچہ اسکی حقیقت مفصل معلوم ہو جاوے
گی اور ایک بحر سی دوسری بحر کی نکلنی کو فک بحور کہتی ہین اور جتنی بحر کہ
ایک دوسری سی نکلتی ہین اونکی حق مین کہتی ہین کہ یہہ ایک دایرہ کے ہین
اور اونکی واسطی ایک ایک دایرہ بہی لکہا کرتے ہین تاکہ نکلنا اون بحور کا
اوس سی خوب ظاہر ہو جاوے مثلا مفاعیلن مین اول وتد مجموع ہے
اور بعد اوسکی دو سبب خفیف اور مستفعلن مین دو سبب خفیف پہلی
ہین اور بعد اونکی وتد مجموع یہہ عکس ہی مفاعیلن کا اور فاعلاتن مین ایک
سبب خفیف اول اور دوسرا سبب خفیف اخیر مین اور بیچ مین وتد مفروق
پس اگر مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع سی شروع اور لن پر تمام
کرین بحر ہزج ہی — اور اگر عیلن سے شروع اور مفاع پر تمام کرین یہہ صورت
ہو جاویگی عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا یہہ بحر رجز ہی کیونکہ وہ اصل وزن
ہی مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اگر لن سی شروع اور عی پر تمام
کرین اور کہین لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی بحر رمل ہو جاوے
گی کہ اوسکا وزن یہی فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اسی
طرح سی مستفعلن اور فاعلاتن سی تینون بحر حاصل ہوتے ہین یعنی اگر سے

شروع اور لن پر تمام کرین رجز ہی اور علن سے شروع اور مستفع پر تمام کرین
ہزج ہی اور تفعلن سے شروع اور مس پر تمام کرین رمل ہی فاسی شروع اور تن پر تمام کرنا
رمل ہی اور تن سے فاعلا پر تمام کرنا رجز ہی یہ تین بحر ایک دایرہ
کی ہین اور ان اوزان کو حفظ دایرہ پر لکھنی کا یہ فایدہ ہی کہ سبب مدد ہونے
کی ایک رکن کے جزو اخیر کا دوسرے رکن کی جزو اول کی ساتھہ متصل ہونا
بی تکلف معلوم ہوجاتا ہی اس دایرہ کی صورت یہہ ہی اس دایرہ کو مجتلبہ
کہتی ہین لام مفتوح سی اور جلب بمعنی کہینچنی کے اور کسی شی کو ایک جاسے
سی دوسری جاگہ مین لیجانی کے ہی اور مفاعیلن بحر طویل کا اور مستفعلن بحر
بسیط کا اور فاعلاتن بحر مدید کا جزو ہی اور یہہ تینون بحر دایرہ مختلفہ سے
ہین کہ اوس کا بیان اگی اوی کا گویا ان تین رکن کو دایرہ مجتلبہ نین
دایرہ مختلفہ سی کہینچ کرلی آتے ہین اور عجم اس دایرہ کو موتلفہ کہتی ہین

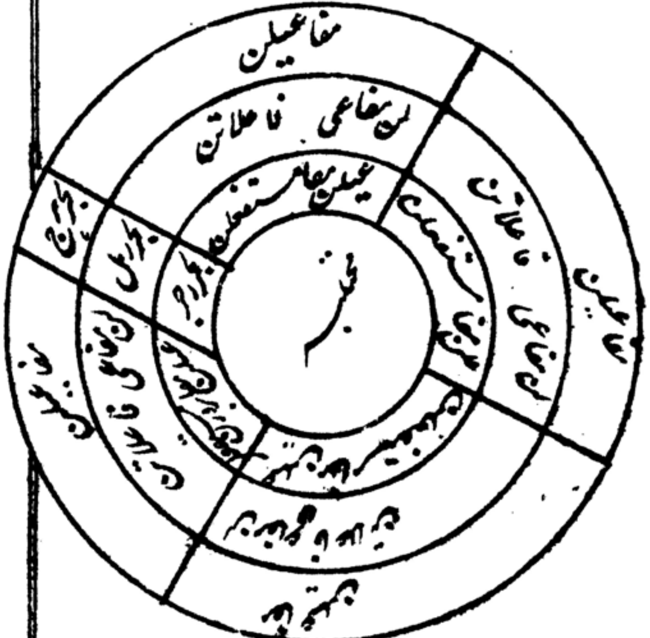

اسواسطی کہ گویا ان تینون رکنون
کو باعتبار ترکیب کے
اس مین الفت ہے
- اور متفاعلن مین پہلے
فاصلہ صغری اور وتد مجموع
اوسکی بعد اور مفاعلتن
اس کا عکس ہی - پس
اگر متفا سی شروع کرکی علن پر تمام
کرین بحر کامل ہوجاویگی اور اگر علن سی شروع کرکی متفا پر تمام کرین مفاعلتن کہون

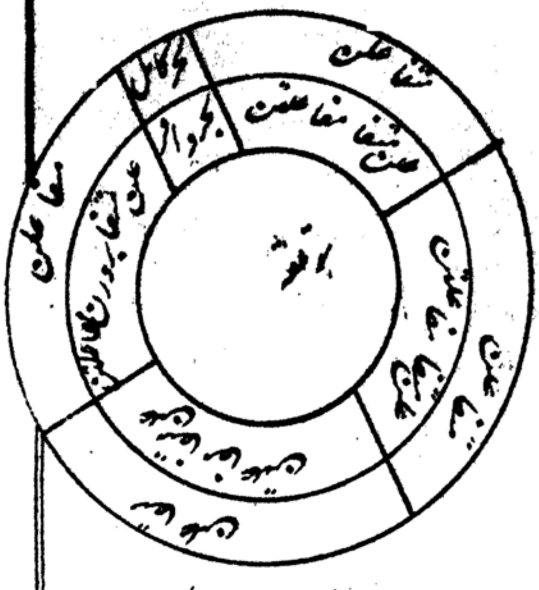

حاصل ہوی یہہ بحر وافر ہی ایسی ہی
مفاعلتن کی دو نو جزو کی تقدیم سے
آخر سی وافر حاصل ہوتا ہی پس
یہہ دو نو بحر ایک دایرہ سے ہین
اس دایرہ کے یہہ صورت ہی
اس دایرہ کا نام موتلفہ ہی لام
مکسور سی اسواسطی کہ ان دو بحر کی
ارکان کو اپس مین الفت ہی یعنی دو نو سات حرف کی ہین اور مرکب مین
وتد مجموع اور فاصلہ صغری سی اور فعولن مین پہلی وتد مجموع ہی اور بعد اوسکی
سبب خفیف اور فاعلن مین پہلی سبب خفیف ہی اور بعد اوسکی وتد مجموع یعنی
اوس کا عکس ہی پس فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب ہی اور لن
سی شروع کر کے فعو پر تمام کرنا یعنی لن فعو لن فعو لن فعو لن فعو بحر متدارک
ہی اور الفاظ مستعمل اوسکی یہ ہین فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن پس

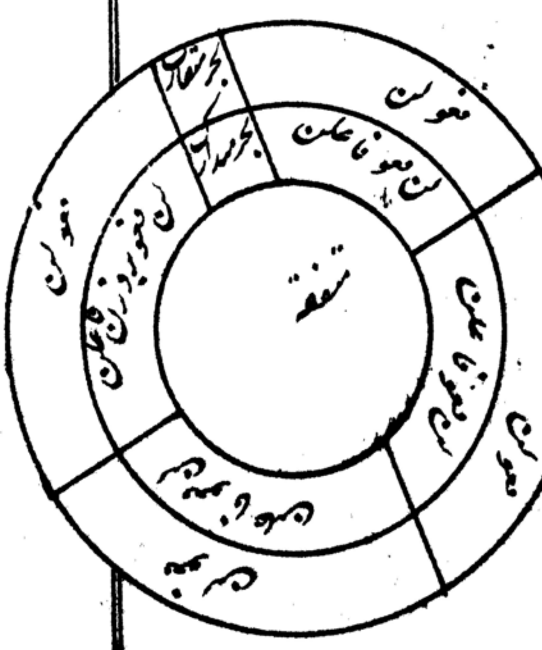

یہہ دو نو ایک دایرے مین اور صورت
دایرہ کی یہہ ہی اس دایرہ کو متفقہ
کہتی ہین فا مکسور سی اسواسطی کہ
اس دایرہ کے ارکان پانچ حرف
کی ہوتے ہین اور وتد مجموع اور سبب
خفیف سے مرکب ہوتی ہین السببین اتفاق رکہتی ہین
اور فعولن فعولن مفاعیلن اگر ارکان کو

اسی ترتیب سے یہ ہین بحر طویل ہی اور اگر فعولن کے لن سے شروع کرکے مفاعیلن
کی مفاعی پر تمام کرین اور پہر مفاعیلن کے لن سے شروع کرکے فعولن کے
فعو پر تمام کرین یہہ وزن حاصل ہوگا لن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو
یہ بحر مدید ہی اسکی الفاظ مستعمل یہہ ہین فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
اور اگر مفاعیلن کے عیلن سے شروع کرکے فعولن کے فعو پر تمام
کرین اور فعولن کے لن سے شروع کرکے مفاعیلن کے مفا پر تمام کرین
یہہ وزن حاصل ہوگا عیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفا یہہ بحر بسیط ہی اور
اوسکی الفاظ مستعمل یہہ ہین مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن پس یہہ تینا
بحر ایک دایرہ سی ہین اور صورت دایرہ کی یہہ ہی — اس دایرہ کو مختلفہ

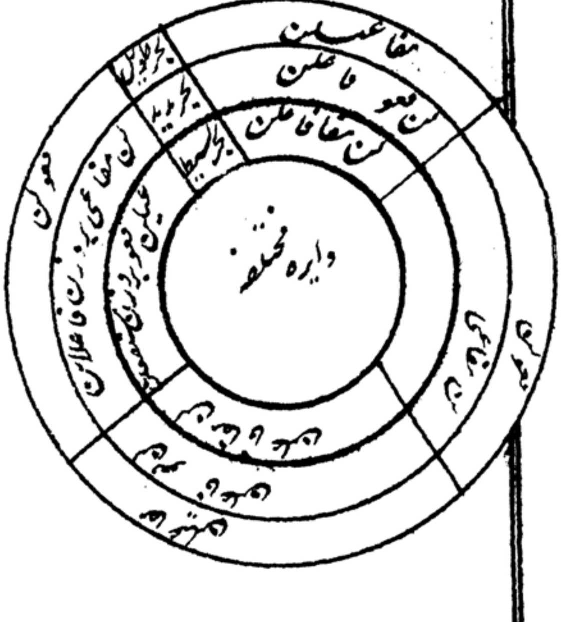

لام مکسور سی کہتی ہین اور بعضے لام
مفتوح سی اس واسطی کہ اس
دایرہ کی ارکان باعتبار حرف کے
مختلف ہین یعنی بعضون کے
سات حرف ہین اور بعضون کے
پانچ اسیطرح سی بحر سریع اور
خفیف اور بحر مجتث اور بحر مضارع
اور بحر منسرح اور بحر مقتضب یہہ
چہہ بحر ایک دایرہ سی نکلتی ہین لیکن اس شرط سی کہ سوا سریع اور خفیف
کی چہار بحر باقی بہی مسدس ہون کس واسطی کہ وہ دو بحر اصل مین مسدس
ہین اور اونکی اجزا چہہ سے زیادہ نہین ہوتے پس یہہ چار وزن ہمراہ اون

دو کی ایک دایرہ سی جب حاصل ہوگی جب چھہ جزو کی ہونگی اس امر کے
تفصیل یہہ ہی کہ لفظ مستفعلن مستفعلن مفعولات کی اگر اسی ترتیب سی پڑہی
جاوین بحر سریع ہی — اور اگر دوسری مستفعلن سی شروع کر کی پہلی پر تمام کرین
مستفعلن مفعولات مستفعلن حاصل ہوجاوی کہ یہہ بحر منسرح مسدس ہی
اور اگر دوسری مستفعلن کے دوسری سبب خفیف یعنی تف سی شروع کرین
اور پہلی مستفعلن کی مس پر تمام کرین تفعلن مف عولات مس تفعلن حاصل
ہوجاوی یہہ بحر خفیف ہی اور بحر خفیف کی الفاظ مستعمل یہہ ہین فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن یعنی تفعلن مف فاعلاتن متصل کی وزن پر ہے
اسواسطی ایک وتد مجموع دو سبب خفیف کی بیچ مین ہی — اور عولات مس
تفع لن متصل کی وزن پر اسواسطی کہ عولات مس مین دو سبب خفیف اول
اور آخر مین ہین اور ایک وتد مفروق بیچ مین پس عو اور مس کی وزن پر مس
اور لن اور لات کی وزن پر تفع اس رکن کے متصل ہونی کی وجہ اس
بحر مین یہہ ہی ہی — اور تفعلن مس فاعلاتن کی وزن پر ہے
اور اگر دوسری مستفعلن کی وتد مجموع یعنی علن سی شروع کرین اور پہلی
مستفعلن کے تف پر تمام کرین علن مفعولات مستف علن مستف حاصل ہوگا
اور یہہ بحر مضارع مسدس ہی اسکی الفاظ مستعمل یہہ ہین مفاعیلن فاع لاتن
مفاعیلن کیون علن مفعو کی وزن پر مفاعیلن ہی اور لات مستف کی وزن
پر فاع لاتن متصل بسبب وتد مفروق ہونی لات کی اور یہی وجہ ہی فاع لاتن
کی متصل ہونیکی بحر مضارع مین — اور علن مستف کی وزن پر مفاعیلن
اور اگر مفعولات سی شروع کر کے پہلی مستفعلن پر تمام کرین مفعولات

مستفعلن مستفعلن حاصل ہودی اور یہہ بحر مقتضب مسدس ہی اور اگر
مفعولات کی دوسری سبب خفیف یعنی عو سی شروع کرکی مف پر تمام
کرین عولات مس تفعلن مس تفعلن مف حاصل ہودی یہہ بحر مجتث ہی
الفاظ مستعمل اس بحر کی یہہ ہین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن چونکہ
تفع مقابل لات کی واقع ہوا ہی اسی واسطی مس تفع لن اس بحر مین بہی
منفصل ہی پس فاع لاتن اور مس تفع لن انہین تین بحرمین منفصل آتی ہین
اور باقی بحور مین متصل صورت دایره کی یہہ ہی

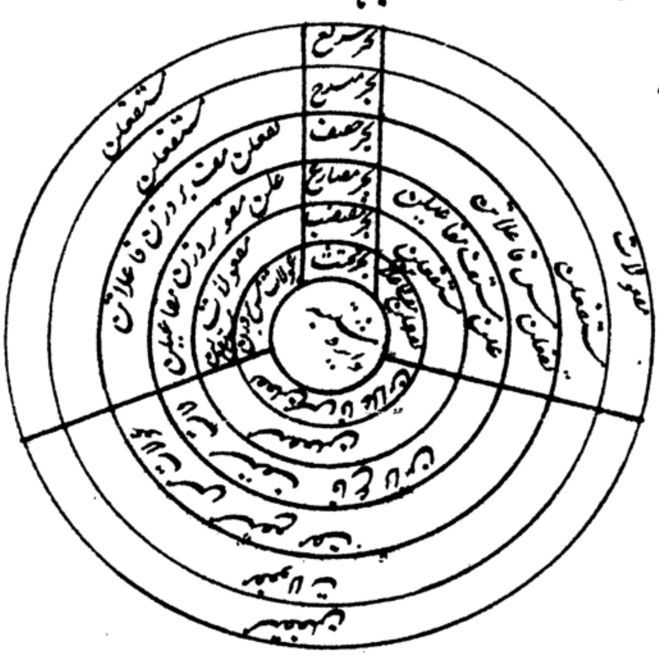

اس دایره کو مشتبه کہتی ہین اسیواسطی کہ ان چہہ بحور کے ارکان اپسمین اشتباه رکہتی ہین

یعنی بحر خفیف اور بحر مجتث مین مس تفع لن اور بحر مضارع مین فاع لاتن
منفصل ہی اور باقی مین متصل پس متصل اور منفصل ایکدوسری سی مشتبه
ہین اور بعضون نی اس دایره کا نام وتدیہی رکہا ہی یعنی ایسا دایره
کہ جسمین وتد مفروق واقع ہی پس وتد سی مراد وتد مفروق ہی کسواسطی
کہ وتد مفروق سوا اس دایره کی اور کسی دایره مین نہین واقع ہوتا یہان تلک
دایرون کا حال تمام ہوا

مجالہ سرا

بیان اوزان رباعی مین

پوشیدہ نہ رہی کہ رباعی مخترعات فصحای اہل عجم کے ہی اسکو ترانہ اور دوبیتی بھی کہتی
ہین بعد ازان شعرای فارس نی اسکا استعمال کیا ہی لیکن اردو گویون نے بھی اتباع
فارسی گویون سے یہہ وزن اختیار کیا ہی اور وزن رباعی کا مختص بحر
ہزج سی ہی اوسمین نو زحاف آتی ہین اون زحافون سے چوبیس
وزن حاصل ہوجاتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جو چار مصرع ان
چوبیس وزن مین حاصل ہوجاتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ جو چار مصرع
ان چوبیس وزن مین سی کسی وزن پر ہون گی اون کو رباعی کہین گے نہ مطلق
چار مصرع کو اور نہ اون چار مصرع کو کہ کسی اور وزن پر ہون جیسا کہ طریقہ
عوام الناس کا ہی کہ جب دو بیت اس طرح کی کہ مصرع اول اور دوم
اور چہارم ہم قافیہ دیکھتی ہین اوسکو رباعی کہدیتی ہین وہ نو زحاف
یہ ہین — خرم — خرب — قبض — کف — ہتم
— جب — شتر — بتر — زلل جبکہ رکن مفاعیلن کو اخرم
کرینگی تو مفعولن ہوجائیگا اور جبکہ اخرب کرینگی تو مفعول ضمہ لام کیسی
ہوگا اور جب کہ مقبوض کرینگے مفاعلن ہوجائیگا اور جب مکفوف
کرینگی مفاعیل ضمہ لام کیسی بن جای کا اور اگر مجبوب لائین گے تو فعل
سکون لام کیسی بن جایے کا اور جو اہتم کرینگی فعول رہ جایے کا
اور اگر جب کو خرم کی ساتھہ جمع کرینگی فع رہ جایے کا اسکو بتر
کہتی ہین — اور اگر اہتم کو ساتھ خرم کے جمع کرینگی فاع ہوگا

اسکو ذلل کہتے ہین اگر اشتر خامین کے فاعلن ہو جائیگا جیسا کہ بیان زحاف مین
جو بیان بحور مین مذکور ہو مفصل معلوم ہو چکا ہی ان چوبیس بحرون مین سی بارہ
بحر تو ایسی ہین کہ صدر اور ابتدا اونکی اخرم آتے ہین — اور بارہ ایسی ہین
کہ صدر اور ابتدا اونکی اخرب ہی وے بارہ کہ جو اخرم الصدر و الابتدا ہین یہہ ہین
— اول تو وہ ہی کہ ایک جزو اشتر اور ایک سالم اور عروض اور ضرب اخرب
اہتم ہو — دوسرا وہ کہ ایک جزو حشو اخرب اور ایک سالم اور عروض اور
ضرب مثل اول کے تیسرا یہہ کہ ایک جزو اشتر اور ایک مکفوف اور عروض
اور ضرب مجبوب چوتھا وہ کہ حشو اخرم اور عروض اور ضرب مثل اول کے
پانچوان وہ کہ حشو مثل چوتھی کے اور عروض اور ضرب ابتر —
ساتوان حشو ایک جزو اخرب اور ایک مکفوف اور عروض
اور ضرب اہتم اٹھوان حشو مثل دوسری کی اور عروض اور ضرب
ابتر نوان ایک جزو حشو کا اخرم اور ایک اخرب اور عروض
اور ضرب مجبوب دسوان ایک جزو حشو اخرب اور ایک
مکفوف اور عروض اور ضرب مجبوب — گیارہوان
ایک جزو حشو کا اشتر اور ایک مکفوف اور عروض اور ضرب
اہتم — بارہوان ایک جزو حشو اخرم اور ایک
اخرب اور عروض اور ضرب اہتم ہو جیسا کہ اس دایرہ مین

ظاہر ہوتا ہی فقط

دایرہ اخرم الصدر والابتدا کا

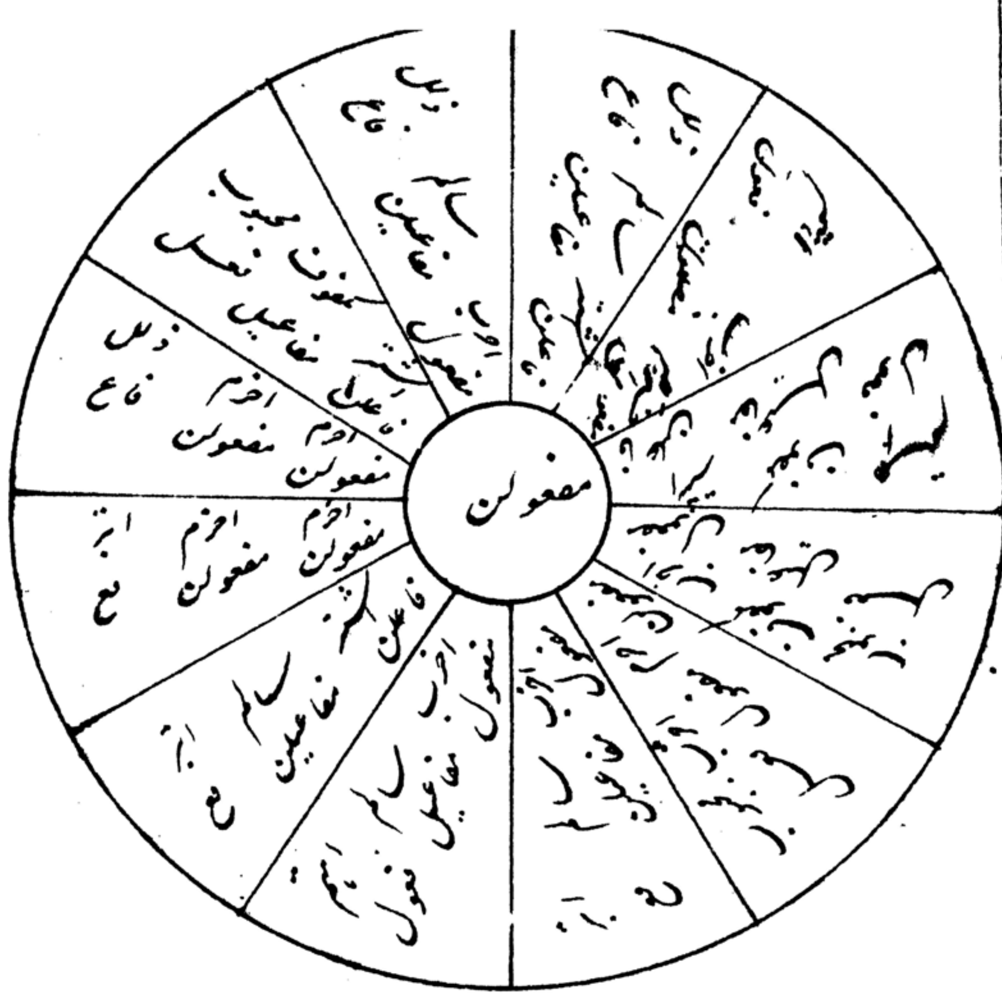

ہوی بارہ وزن کہ جو اخرب الصدر والابتدا ہوتی ہین اول اون مین سے
یہ ہی کہ ایک جزو حشو کا مقبوض اور ایک سالم اور عروض اور ضرب اخرم
اہتم ہو دوسرا یہ کہ ایک جزو حشو کا مکفوف اور ایک سالم اور عروض
اور ضرب مثل اول کے تیسرا یہ کہ دو نو جزو حشو کے مکفوف اور
عروض اور ضرب مجبوب اور چوتھی یہ کہ ایک جزو حشو کا سالم اور

ایک اخرم اور عروض اور ضرب مثل اول کے پانچوان حشو مثل اول
کی اور عروض اور ضرب ابتر چھٹا حشو مثل دوسری کے اور عروض
ابتر ساتوان ایک جزو حشو کا سالم اور ایک اخرب اور عروض اور ضرب
اہتم آٹھوان حشو مثل چوتھی کے اور عروض اور ضرب ابتر نوان حشو کا
ایک جزو سالم اور ایک اخرب اور عروض اور ضرب مجبوب دسوان حشو مکفوف
اور عروض اور ضرب اہتم گیارھوان حشو مقبوض اور مکفوف اور عروض
اور ضرب اہتم بارھوان حشو مثل گیارھوین کے اور عروض اور ضرب
مجبوب صورت اس دایرہ کی یہہ ہی جس سی یہہ سب اوزان بارہ معلوم ہوتے ہین

داره اخرب الصدر والابتدا کا

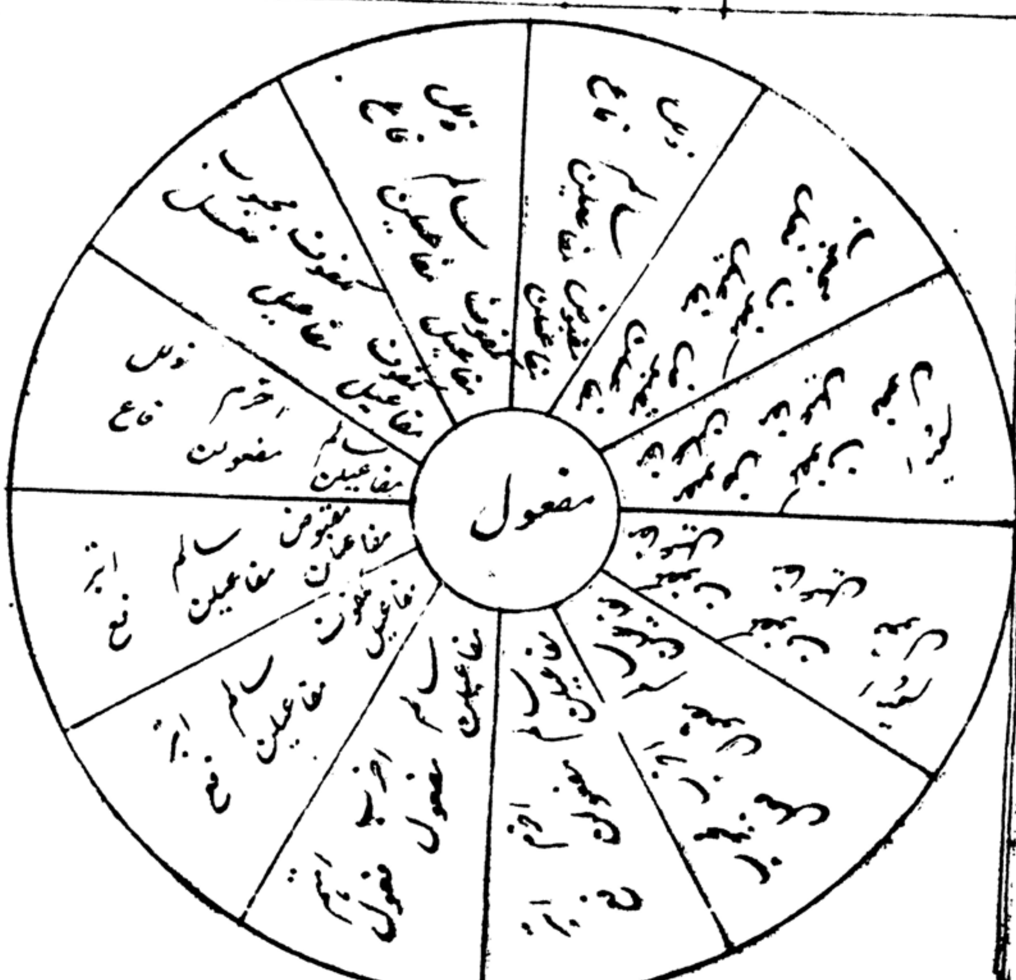

خاتمہ

بیان قافیہ اور سرقات شعری مین

قافیہ اون کی حرفون کا نام ہی کہ بیت کے ہر مصرع کی یا مصرع ثانی کی آخیر
مین یا حکم آخیر مین الفاظ مختلفہ کے اندر مکرر واقع ہوے ہون اور مستقل
نہون یعنی بغیر ضم ضمیمہ کے نہ آتے ہون جیسی کار وبار کہ اس مین حرف
قافیہ کا رے اور الف ہی اور علحدہ نہین آیا بلکہ کار وبار کی ضمن مین سے
اور کاف اور بی داخل قافیہ کے حرفون مین چنانچہ معلوم ہو جائیگا اور
اختلاف اون لفظون کا تین طرح پر ہے یا باعتبار لفظ اور معنی دونوکی
مختلف ہون مثلا زرد اور درد یا باعتبار معنی کے لفظ جیسی آہنگ
کہ ایک جا بمعنی آواز کے اور دوسری جا بمعنی قصد کی ہووے یا باعتبار
لفظ کی فقط جیسی سرد اور برد معلوم کیا چاہیے کہ قافیہ آخیر مین وہان ہوتا
کہ جس شعر مین ردیف نہو اور حکم آخیر مین وہان ہوتا ہی کہ بعد قافیہ کے
ردیف بھی ہو اور بی استقلال ہونکی قید اسواسطی ہی کہ یہہ تعریف ردیف
پر صادق نہ آئی کسواسطی کہ ردیف کلمہ مستقل ہوتی ہی اور اس کا حال
مفصل بیان ہوگا اور تکرار کے قید سی معلوم ہوا کہ اگر ایک مصرع کے
آخیر مین لفظ بار اور کار یا درد اور زرد اور سوا اسکی واقع ہووے
پس اسکو قافیہ نہین کہہ سکین گی اور حال یہہ ہی کہ وہ قافیہ ہی کسواسطی
کہ مصرع کلام موزون ہے اوس پر اطلاق شعر کا درست ہی اور شعر مین
قافیہ کے معتبر نہین ہوتا پس اسکا جواب دو طرح پر ہی اول یہہ کہ مصرعونکی
ردیکہ قافیہ شعر کے تعریف مین داخل نہین ہی بلکہ ایک امر عارضی

کی شرایط سی ہی یعنی قافیہ سے یہہ معلوم ہو جاتا ہی کہ وہ مطلع ہی یا غیر مطلع سے کہ غزل ہی یا مثنوی یا سوا اسکی اور دوسرا جواب یہہ ہی کہ وہان اعتبار کر لین گے کہ اگر دوسرا مصرع اسکی ساتھہ لکہا گیا ہی تو اسکی اخیر مین فلان لفظ ہوگا پس اس اعتبار سی تکرار لازم اگی معلوم کیا چاہیئی کہ قافیہ کے تعریف مین بہت سی بحثین ہین یہان اوس کا تحریر کرنا مبتدیون کو مفید نہین بہر کیف مشہور یہہ ہی کہ قافیہ کے نو حرف ہین یعنے قافیہ اون نو حرفون مین سے کوے حرف ہوتا ہی خواہ ایک حرف ہو خواہ زیادہ اور یہہ نہی ہی کہ سب نو حرف ایک جا جمع ہوتی ہین چنانچہ اس کا حال مفصل معلوم ہو جائیگا اور ان نو حرفون مین سے ایک حرف معین ہوتا ہی اوسکو روی کہتی ہین اور چار حرف اوسکی پہلی اور چار حرف اوسکی بعد آتے ہین اور وہ پہلی چار مع حرف روی کی حروف اصلی کلمہ کی ہوتی ہین اور چار اوسکی بعد زاید ہوا کرتی ہین اور قافیہ کی کئی نام ہوا کرتے ہین اور چند امور ایسی ہوتی ہین کہ قافیہ مین اون سے احتراز چاہیئی کہین بر سبیل وجوب کی اور کہین بر سبیل جواز کی ان سب کا حال کئی مضمون مین مذکور کیا جاتا ہی

فصل پہلی

حروف قافیہ کے بیان مین معلوم کیا چاہیئی کہ روی اوس لفظ کی حرف اخیر کو کہتی ہین کہ مصرع یا بیت کی اخیر مین واقع ہوا ہو اور وہ حرف غالباً اصلی ہوتا ہی اور کبہی حرف زاید کو حکم مین اصلی کے اعتبار کرتے ہین جیسی درد اور زرد کہ اون کے دال اصلی ہی اور منش اور کنش مین اول کا شین اصلی اور دوسری کا شین مصدری زاید ہی مگر چونکہ مقابل مین

حرف اصلی سے واقع ہوا ہی اوسکو بہی روی اعتبار کیا ہی اور حکم مین
حرف اصلی کے ٹہرا لیا ہی اور ا تہہ حرف کہ روی کو لاحق ہوتے ہین اون
مین سی چار حرف اوسکی پہلی ہوتے ہین اور چار اوسکی بعد پہلی چار حرفون
مین سی ایک ردف ہی اور دوسرا قید اور تیسرا تاسیس اور چوتہا دخیل
اور وہ چار کہ روی کی بعد آتے ہین ایک اون مین سے **وصل** ہی اور
دوسرا **خروج** اور تیسرا مزید **مزید** اور چوتہا **نایرہ** بیان ہر ایک کا
مفصل یہہ ہی **ردف** ری کی کسرہ سی الف اور ایسی واو ماقبل مضموم
اور یای تحتانی ماقبل مکسور کو کہتی ہین کہ اونکی اور روی کے بیچمین کوئے
اور حرف واسطہ نہو اور اگر ہو تو حرف ساکن ہو اول مثل کار و یار دور
اور شور دیر اور سیر اور یہہ حرف غالباً اصلی ہوتے ہین اور کبہی یہہ حرف
زاید بہی ہوتے ہین اور زاید ہونا اوس صورت مین ہی کہ روی کا حرف
بہی زاید ہو اور حکم مین حرف اصلی کی اعتبار کر لیا ہو مثلا ایک مصرع
مین قافیہ دین ہو اور دوسری مصرع مین زرین نون دین کا اصلی ہی اور
زرین کا زاید کسو اسطی کہ زر کی ساتہہ یای تحتانی نسبت کی واسطی لاحق
ہوئے ہی اور نون غنہ بہی یاے نسبت کی ساتہہ لاحق ہو گیا ہی پس
جب نون زرین کا روی ٹہرا یائی تحتانی اوسکی مقابل مین دین کے
ی کی حرف ردف کی حکم مین معتبر ہوئے یہہ فایدہ جلیلہ ہی اور اس فن
کی کتابون مین کم لکہا ہی اور دوسرا مثل دوست اور پوست کی کہ تاے
فوقانی روی ہے اور واو ردف اور سین ردف اور روی مین واسطہ
ہوا ہی جو ردف کہ اوس مین اور روی مین کسی حرف کا واسطہ نہو اوسکو

علی الاطلاق ردف کہتی ہین اور جو ردف کہ اوس مین اور روی مین
حرف ساکن واسطہ ہوا اوسکو ردف اصلی کہتی ہین اور اوس حرف ساکن
کو ردف زاید اور روف زاید چہہ حرفون مین سے کوی حرف ہوتا ہی وی چہہ
حرف یہہ ہین خی نقطہ دار اور ری بی نقطہ اور سین بی نقطہ اور شین نقطہ دار
اور فی اور نون مثل دوخت اور سوخت اور آرد
اور کارد اور دوست اور پوست اور دشت
اور کاشت اور یافتہ اور تافتہ اور راند
اور ماندہ اور خواجہ نصیر الدین طوسی نے رسالہ معیار الاشعار مین
اس حرف کو ردف مین داخل نہین کیا بلکہ روی مین داخل کیا ہی اور
روی مضاعف نام رکہتا ہی یعنی روی دوچند معلوم کیا جاتا ہی کہ واو
اور یای تحتانی ردف کی کبہی معروف ہوتی ہی اور کبہی مجہول معروف
وہ ہی کہ ضمہ اور کسرہ اوسکی ماقبل کا کہینچ کر پڑہا جاوی جیسی ضمہ جور
اور دور کا اور کسرہ شیر اور میر کا اور مجہول وہ ہی کہ ضمہ
اور کسرہ اوسکی ماقبل کا کہینچ کر نہ پڑہا جاوے جیسی ضمہ کور اور شور کا اور
کسرہ دیر اور زیر کا ان دونو کا جمع کرنا بہی جایز ہی مثال ضمہ کے
ان دو شعرون مین سودا کی ہر سنگ مین شرار ہی تری ظہور کا موسی
نہین کہ سیر کرون کوہ طور کا ہمتو قفس مین انکی خاموش ہو رہی
ای ہمصفیر فایدہ ناحق کی شور کا مثال کسرہ کی اس شعر مین
رحم کی قابل ہی ظالم حال دم بخیر کا جلد چہوڑ ایک ہاتہہ کب تک کام
اب دیر کا قید حرف ساکن ہی ردف کی سوا خواہ واو

ماقبل مفتوح اور یای تحتانی ماقبل مفتوح ہو خواہ سوا انکی اور حرف اور اوس
مین اور روی کے بیچ مین کوے اور حرف ہو جیسی واو دور اور غور کی دال
اور غین کی فتحہ سی اتو ربری درد اور زرد کی اور سوا انکی یہہ حروف بارہ ہین
بی اور جی نقطہ دار اور ری بے نقطہ اور زے نقطہ دار اور سین بے
نقطہ اور شین نقطہ دار اور فے اور نون اور واو اور غین نقطہ دار
اور ہای ہوز اور یای تحتانی جیسی ابر اور گبر کاف فارسی سی بمعنی آتش پرست
کی اور سخت اور تخت اور درد اور زرد رزم اور بزم مست اور دست
دشت اور گشت مغز اور نغز جفت اور مفت تند اور سمند دور
اور غور فتح ماقبل سی بیک اور کیک یہہ فارسی کے لفظون کا حال ہے
الا نہ عربی کے لفظون مین اور حرف بہی قید کی واقع ہوتے ہین مثل عین
اور میم اور قاف اور سوا انکی جیسی شعر اور قعر اور عقل اور نقل اور
عمر اور خمر **تاسیس** اوس الف کا نام ہی کہ اوس مین اور روی
کی بیچمین ایکحرف متحرک ہو جیسی کہ کامل اور شامل کا الف کہ میم اوس مین
اور روی مین واسطہ ہی اور یہہ حرف صنعت لزوم مالایلزم کی قبیل
سی ہی کہ علم بدیع مین مفصل حال اس صنعت کا معلوم ہوچکا پس تکرار
اس الف کی واجب نہین مگر جب کہ لازم کرلین اور اگر لازم نکرلین تو
قافیہ کامل کا دل کے ساتھہ بہی درست ہی **دخیل** وہ ہی حرف متحرک
ہی کہ الف تاسیس اور روی مین واسطہ ہوتا ہی جیسی میم کامل اور شامل
کی اور دخیل مین تخصیص حروف کی ضرور نہین کسواسطی کہ قافیہ کامل کا جاہل
اور عادل کی ساتھہ ہوسکتا ہی اور ایکحرف کا لازم کرلینا یہہ بہی لزوم

لازم کی قبیل سی ہی وہ چار حرف کہ روی سی پہلی واقع ہوتے ہین اون کا
بیان ہو چکا اب جو حرف کہ بعد روی کے آتی ہین مذکور کیے جاتی ہین ایک اون
سی **وصل** دوسرا **مزید** تیسرا **خروج** چوتہا **نایرہ** ہی اور یہہ حروف
ہمیشہ زاید ہوتے ہین کسواسطی کہ روی کہ حروف اصلی مین سی حرف اخر کا نام
ہی پس جو حرف بعد اسکی اوی گا زاید ہی ہوگا اب سنا چاہیی کہ **وصل** اوس
حرف کو کہتی ہین کہ روی کی ساتہہ متصل ہووی اور **مزید** وہ کہ وصل سی متصل
ہووی اور خروج وہ کہ مزید سی متصل ہو اور نایرہ وہ کہ جو خروج سی متصل ہووی اور ان
حروف مین سی بجز وصل کی اشعار اردو مین واقع نہین ہوتا اور وہ بہی اغلب
اونہین الفاظ مین ہوتا ہی کہ فارسی مین مثلا خفتہ اور نہفتہ کہ یہ حرف روی کا ہی
اور ہای ہوز حرف وصل کا کہ زاید ہی اور تین حرف باقی اشعار فارسی مین کثیر الوقوع
ہین اوسکی مثالین بہی فارسی مین تلاش کرنی چاہین اور چونکہ اشعار اردو مین
نہین آتی اونکی مثال اشعار اردو مین نہین ہین اسواسطی آون کا بیان ترک
کر کے فصل دوسری کو لکہتا ہوان

فصل دوسری

حروف قافیہ کی حرکتون کی بیان مین معلوم کیا چاہیی کہ حروف قافیہ کے
حرکتون مین سی ایک توجیہ ہی اور وہ حروف روی کی ما قبل کی حرکت
کا نام ہی بشرطیکہ روی ساکن ہو جیسی سر اور گر کی سین اور کاف کا فتحہ اس
حرکت کا اختلاف درست نہین ہی مگر جب کہ روی بسبب حرف وصل کے
متحرک ہو جاوی مثلا ایک جای مسافری اور دوسری جای جوہری
کہ فی مسافری کی مکسور ہی اور ہی جوہری کے مفتوح اور ردف اور قید کی

ماقبل سے کے حرکت کو حذو کہتی ہین پس یہہ حرکت ردف مین الف سے
ماقبل فتحہ اور واو کی ماقبل ضمہ اور یای تحتانی کی ماقبل کسرہ ہوتا ہی اور قید
مین بہی یہہ تینون حرکتین حذو ہوتے ہین جیسی دست اور مست مین فتحہ اور
چست اور سست مین ضمہ اور ہند اور سند مین کسرہ اور وہ حذو کہ ردف
کی ساتہہ ہو اوس کا اختلاف درست ہی نہین مگر جب کہ قید کی ساتہہ ہوے
اوس کا وہان اختلاف جب درست ہی کہ روی متحرک ہوجاوی جیسی آہستہ
اور بستہ اور شستہ ہای ہوز کا کسرہ اور بای موحدہ کا فتحہ اور شستہ کے
شین کا ضمہ اور الف تاسیس کے ماقبل کی حرکت کا رس اور وصل کی حرکت
کا اشباع نام رکہتی ہین اور اشباع کا اختلاف بہی روی کی متحرک ہونکی
صورت مین درست ہی مثلا شاطری اور برابری مین ظاہر ہی
ی نقطہ مکسور اور بای موحدہ مفتوح ہی اور جب روی بسبب حرف وصل
کی متحرک ہوجاوی اوسکی حرکت کو مجری کہتی ہین جیسی ہمسری اور برابری
کی رے کی حرکت یعنی کسرہ اور جب وصل اور خروج سے متصل
ہووی اوسکی حرکت کو نفاذ کہتی ہین مگر ازبسکہ حروف خروج کا اشعار
اردو کی قافیہ مین وجود ہی نہین واقع ہوتا اسواسطی یہہ حرکت بہی نہین واقع
ہوسکتی ہی پس اشعار اردو کی قافیہ مین پانچ حرکتین پہلی آسکتی ہین
جیسی معلوم ہوچکا

فصل تیسری

روی کی اوصاف کی بیان مین جاننا چاہیی کہ روی جب ساکن ہو مثل
سر اور گہر کی ری ایسی روی کو مقید کہتی ہین اور جب بسبب وصل کے

متحرک ہوجاوی اوس روی کو مطلق کہتی ہین جیسی حقنہ اور نہفتہ کی تی کہ متحرک ہی اور اگر روی کی ساتھہ کوی اور حرف حروف ماقبل مین سی یا حروف مابعد مین سے متصل نہوگا اوسکو روی مجرد کہین کی جیسی وہ ہی لفظ سر کا کہ اسمین روے کی سوا کوی اور حرف قافیہ کا نہین ہی پس روی مجرد ہی اور بسبب ساکن ہونیکی روی مقید بہی ہی اور اگر کوئی حرف قافیہ کا بہی دوسرا بہی ہوگا اوسکی نکلے ساتھہ اوسکو منسوب کردین کی مثلا کار و بار مین ری کو روی مقید مع ردف کی اور دیت اور ست مین سے کو روی مقید مع حرف قید کی اور کامل اور شامل مین لام کو روی مقید مع تاسیس کی اور اسی طرح سے یاری کی نقط مین روی مطلق مع ردف کی اور سنی اور ستی مین روی مطلق مع قید کی اور کاہلی اور جاہلی مین روی مطلق مع تاسیس کی کہین گے

فصل چوتہی

قافیہ کی عیبون کی بیان مین عیب قافیہ کی کئی طرح پر ہین ایک اون مین سی یہہ ہی کہ ایک جاگہ مین روی حرف اصلی ہو اور دوسری جاگہ مین حرف زاید کو بتکلف روی کر لیا ہووی مثلا کالی اور رلالی کہ یای کتابی کالی کی اصلی ہی اور رلالی کی زاید ہی اور اسی قبیل سی یہہ شعر ہی سے

اپ کو کہتا ہی بیدل عشق مین بیتاب عز ہای صد افسوس یہہ رتبہ بہی پہونچا تا بعز یعنی تا بعز مین سے لفظ تا ی متصل ہو کر حکم مین روی کی ہو گئی اور اس مین عیب ایک اور اعتبار سی بہی ہی کہ پہلی قافیہ مین روی ساکن ہی اور دوسری قافیہ مین روی متحرک اور عیب دوسرا یہہ ہی کہ حرکت توجیہ کی مختلف ہو جیسے مسافری اور

اور جو ہری ہین اس عیب کا نام اقوی ہی **عیب تیسرا** اختلاف روی کا اور یہہ عیب قافیہ حشو تنا

اور کسی طرح سی درست نہین مگر جبکہ دونو ردی قریب المخرج ہون جیسی **شک** اور **رگ** اور

لب اور **تپ** اور **سیاہ** اور **صباح** اور **غیاث** اور **داس**

اور حق یہہ ہی کہ کاف فارسی اور تازی اور ایسی ہی بی فارسی اور تازی کی اختلاف کا مضائقہ نہین

اور سیہ اور صباح وغیرہ کا اختلاف ہرگز مناسب نہین اس عیب کو یعنی اختلاف روی کو اکفا

کہتی ہین چوتہا اختلاف ردف کا جیسی کوی شخص کار کو دور کی لفظ کی ساتہہ قافیہ

کردی اور یہہ اختلاف کسی طرح پر جایز نہین ہی **عیب پانچوان** اختلاف حرف قید

کا خواہ وہ دونو قریب المخرج ہون جیسی لفظ شعر کا قافیہ عمر کے ساتہہ خواہ ہون جیسے

بحر اور شہر اور یہہ بہت معیوب نہین ہی کسواسطی کہ فارسی اشعار مین بہت ایا ہی

عیب چہٹا یہہ کہ حرکت اشباع کی یعنی حرکت دخیل کی مختلف ہو بشرطیکہ روی

مقید ہو جیسی کامل کو تحاہل کی ساتہہ قافیہ کیا جادی **عیب ساتوان**

اختلاف حذو کا جیسی نور بالضم کو اور بالفتحہ کی ساتہہ قافیہ کرین اور تین عیب یعنی

اختلاف قید اور اختلاف اشباع اور اختلاف حذو کو سناد سین مہملہ کی کسرہ سے

کہتی ہین **عیب اٹہوان** یہہ ہی کہ ایک کلمہ کو مکرر ذکر کرین ایک معنی

مین اسکو ایطا کہتی ہین مثلا مصرع اول مین خانہ کو قافیہ کرین اور مصرع ثانی مین بہی

اوسیکو قافیہ کرین اور اوسکو شایگان بہی کہتی ہین اور ایطا دو قسم پر ہی

اول خفی اور دوسرا جلی خفی وہ ہی کہ تکرار کلمہ کی اوس مین خوب ظاہر نہو جیسی

دانا اور بینا کہ ہرچند الف اسمین زاید اور مکرر ہی لیکن بسبب کثرت استعمال کی جزو کلمہ معلوم

ہوتا ہی اور جلی وہ ہی کہ اوس مین تکرار کلمہ کے ظاہر ہو جیسی دردمند اور خلامند

رسند کا زاید اور رکر رہونا ظاہر معلوم ہوتا ہی یا جیسی ستمگر اور کارگر کہ گر کا زاید اور

رکر رہوتا خوب ظاہر ہی اور ایطای جلی سخت عیب ہے ایسی قافیہ کا ایک بیت مین لانا لگر

درست نہین مگر غزل یا قصیدہ مین کئی شعر کے بعد لاتی کا مضایقہ نہین **عیب نوان**

یہہ ہی کہ قافیہ باعتبار معنی کی اپنی مابعد پر موقوف ہو اسکو تضمین کہتی ہین اسکی مثال یہہ شعر

کیا تو ہی ہر چند ستمگر تو پا عاشق کی مزار پر جفا سے الا اتنا ہی سمجھ لے کہ دل

سوختہ کا وہ شعلہ پہر کتا ہی کہ سوزان ہے گیا لفظ الا کا مابعد یعنی مصرع

ثالث سی متعلق ہی اور اس کا سمجھنا مابعد پر موقوف ہی مگر مترجم کے نزدیک

اسکی عیب مین داخل ہونیکی کوئی وجہ نہین ہی **عیب دسوان** یہہ

کہ قافیہ کو قصیدہ یا غزل مین بدل دالین اور یہہ سخت عیب ہی لیکن اگر اوسکی

بدل دینی پر کوئی اشارت کر دین تو عیب نہین رہتا چنانچہ متاخرین اکثر بعد

غزل تمام کرنیکی اوس قافیہ کے غیر مین غزل تحریر کرنی کی ارادہ پر مقطع

مین اشارہ کر دیتی ہین **عیب گیارہوان** وہ ہی کہ ایک لفظ کی دو

ٹکری کر کے ایک جزو کو قافیہ مین اور دوسرے کو ردیف مین داخل کرین

اوسکو قافیہ معمول کہتی ہین چنانچہ اس شعر مین ~ وہ سوخ سینتی مری

ہمنی سے کیا ہو خوش ~ نہ اشتری ہی پاس مری اور نہ روپی ~ اس شعر سے

پہلے شعرون مین توسے اور لہوسے قافیہ اور ردیف ہی اور اس شعر مین

روپی کی لفظ کی دو جزو کر کے لفظ رو کو قافیہ اور پی کو ردیف مین داخل کر دیا

فصل پانچوین

قافیہ کی تقسیم مین باعتبار وزن کے معلوم کیا چاہیے کہ اگر قافیہ مین دو ساکن

متصل واقع ہوے ہون اوس قافیہ کو متراودف کہتی ہین جیسی غدر اور

ـ بیرونحرف ری کا اور یای تحتانی متصل واقع ہوئی ہے اور دونو ساکن ہین اور اگر ان
دونو ساکن کی بیچمین ایک متحرک واسطہ ہو اوس قافیہ کو متواتر کہتی ہین جیسی مجرم اور مرہم کہ اول مین
حای حطی اور میم کی بیچمین حرف ری کا اور دوسری مین ری اور میم کی بیچمین ہای ہوز واسطی ہی اور متحرک ہی
اور اگر اون دو ساکن کی بیچمین دو حرف متحرک واسطہ ہون اوسکو متدارک کہتی ہین
جیسی برگ تر اور فرق سر کہ اول مین دو نوری بی نقطہ کی بیچمین کاف اور تای فوقانی واسطہ مین
اور دونو متحرک ہین اور دوسری مین دونوری کی بیچمین قاف اور سین اور دونو متحرک ہین اور اگر
اون دو ساکن کی بیچمین تین متحرک واسطہ ہون اوسکو قافیہ متراکب کہتی ہین جیسی روز اول اور
اوج زحل کہ اول مین واو اور لام کی بیچمین زی نقطہ دار اور الف اور زی نقطہ دار دوسری واسطہ مین اور تینون
متحرک ہین اور دوسری مین واو اور لام کی بیچمین جیم نقطہ دار اور زی نقطہ دار اور حای حطی واسطہ ہین اور تینو متحرک ہین
ہو ایک قسم قافیہ کی اور ہی کہ اوسکو متکاوس کہتی ہین یعنی دو ساکن کی بیچمین چار متحرک واسطہ ہون مگر اوس قسم کی الفاظ
فارسی مین نہین اتی چہ جای الفاظ اردو اور عبرت کی قافیون مین کی ساتہہ خاص ہی اسواسطی اوسکے
مثال یہان مرقوم نہین کی گئی معلوم کیا چاہی کہ یہہ تقسیم ظاہرا موافق خلیل ابن احمد عروضی کے
تعریف کی ہی اور خلیل ابن احمد کی موافق حد قافیہ کی بیت کے حرف اخیری ساکن اول تک ہی کہ اوسکی
ماقبل ہو پس لفظ عذیر مین حرف یای تحتانی اور ری بی نقطہ قافیہ ہی کسواسطی کہ عذیر مین پہلا
ساکن ماقبل ردی کی یای تحتانی ہی اور لفظ مجرم مین حای حطی اور ری بی نقطہ اور میم اور
برگ تر مین پہلی ری بی نقطہ اور کاف اور تی اور ری منقطہ اخیر کے اور اوج زحل
مین واو اور جیم اور زیے نقطہ دار اور حایے حطی اور لام قافیہ ہی لیکن
اس صورت مین یہہ امر لازم آتا ہی کہ حروف قافیہ کے نو مین محصور
نہین ہو سکتی بلکہ زیادہ ہو جاتی ہین ہین کس واسطی کہ مجرم
مین سے اور ریے اور برگ تر مین رے اور کاف اور تے اور

اوج رحل مین واو اور جیم اور حی اس تعریف کی موافق قافیہ مین داخل مین اور چاہیی تہا
کہ ان حرفون کا بہی کچہہ نام ہوتا اور حال یہہ کہ کسیکی نزدیک اونکی واسطے نام نہین ہی جب
یہہ معلوم ہوچکا اب جاننا چاہیی کہ قافیہ مترادف بحر ہزج مین جب ہوتا ہی کہ عروض اور ضرب
مقصور ہو یعنی مفاعیل لام کی سکون سی یا ابتر ہو یعنی فعول لام کی سکون سی
مفاع سی بدلا ہوا اور بحر رمل مین جب ہوتا ہی کہ مقصور ہو یعنی فاعلات تی کی سکون سی
یا مشعث ہو یعنی مفعولن فاعلتن سی بدلا ہوا کیونکہ فاعلتن بسبب سکون لام کی مستفعل
تہا اور بحر مضارع مین قصر اور تسبیغ کی حالت مین کسواسطی کہ مضارع مسدس سیکے
اخیر مین مفاعیلن ہی اور وہ جب مقصور ہوگا مفاعیل سکون لام کی ساتہہ باقی رہیگا
اور جب مسبغ ہوگا مفاعیلان ہو جائیگا اور بحر سریع مین وقف کی حالت مین کسواسطی
کہ وقف سی جب تی مفعولات کی ساکن ہوئی مفعولان سی اوسکو بدل لیا اور بحر
رجز مین مذال ہونیکی حالتمین کسواسطی مستفعلن بسبب الف زیادہ کرنیکی مستفعلان
ہوجائیگا اور بحر متقارب مین قصر کی حالتمین یعنی جسوقت فعولن سی فعول لام ساکن
کی ساتہہ رہ جاوی اور قافیہ متواتر بحر ہزج مین جب واقع ہوتا ہی کہ عروض اور ضرب
یا سالم ہون یعنی مفاعیلن یا محذوف ہون یعنی فعولن بدلا ہوا مفاعی سی اور بحر
رجز مین جب کہ مقطوع ہون یعنی مفعولن مستفعل سی بدلا ہوا بسبب سکون لام کی
اور بحر رمل مین جب کہ سالم ہون یعنی فاعلاتن یا مخبون ہون یعنی فعلاتن بعوض
الف کی یا مقطوع ہون یعنی فعلن عین ساکن سی کسواسطی کہ فعلاتن مین قطع
اسطرحسی ہوتا ہی کہ اوسکی اخر سی سبب خفیف گرا دی اور اوسکی وتد مجموع
مین سی حرف ساکن کو گرا اگر اوسکی ماقبل کو ساکن کرین لیس اس صورت مین فاعل

لام ساکن کی ساتھہ باقی رہتا ہی اوسکو فعلن سی بدل لیا کرتے ہین اور بحر مضارع
مین جب واقع ہوتا ہی کہ عروض اور ضرب سالم ہون یعنی فاع لاتن منفصل اور بحر مدید
مین جبکہ مقطوع ہون یعنی فعلن علن کے سکون سی بدلا ہوا اوس فاعل کہ فاعلن تہے
بسبب نون کی گرنی کے لام ہی ساکن ہو جانیکی باقی رہا تہا اور بحر متقارب مین جبکہ
سالم ہون یعنی فعولن اور رباعی مین ابتر یعنی فع کیونکہ اسکی ماقبل یا مفاعیلن
دیکہا یا مفعولن پس مفاعیلن یا مفعولن کے نون اور فع کی عین کی بیچمین ایک
حرف متحرک واقع ہوگیا اور قافیہ متدارک بحر رجز مین جب آتا ہی کہ سالم ہون
یعنی مستفعلن مخبون یعنی مفاعلن بدلا ہوا مفتعلن محذوف السین سی اور بحر رمل
مین محذوف یعنی فاعلن ہوا فاعلاتن سے اور بحر متدارک مین جب کہ سالم ہون
یعنی فاعلن اور بحر مضارع مین جب کہ محذوف ہون یعنی فاع لن بدلا ہوا
اوس فاع لا سی کہ فاع لاتن منفصل سے باقی رہا ہی اور بحر سریع مین جب کہ مطوی
مکسوف ہون یعنی فاعلن کسواسطی کہ مفعولات سی جب ساکن چوتہا یعنے
واو بسبب طی کی اور ہی فوقانی بسبب کسف کی گر پڑی مفعلا باقی رہا اوسکو فاعلن
سی بدل لیا اور بحر منسرح مثمن مین ہی مطوی مکسوف کسواسطی کہ عروض اور ضرب
اس مین مفعولات سی اور طی اور کسف سی مفعلا رہکر فاعلن سے بدلا جائیگا اور
بحر ہزج مین جب کہ مخبون ہون یعنی مفاعلن اور متقارب مین محذوف یعنی
فعل بدلا ہوا فعو سی کسواسطی کہ اسکی پہلی فعولن ہوگا پس فعولن کی اور فعل کی
لام کی بیچمین دو متحرک واقع ہوے اور بحر کامل مین سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن بدلا ہوا متفاعلن مضمر سی یعنی چونکہ اوسکی تی بسبب اضمار
کی ساکن ہوے تہی مستفعلن سی بدلا گیا اور قافیہ متراکب بحر رجز مین شرط

عروض اور ضرب کی مطوی واقع ہونیکی آتا ہی یعنی مفتعلن اور قافیہ متکاوس اشعار فارسی مین ہی نہین آتا چہ جای اشعار اردو کی اسواسطی اسکی مثال مرقوم نہین ہوئے

فصل چہٹی

ردیف کی بیان مین ردیف وہ لفظ ہی کہ بعد قافیہ کے واقع ہو خواہ کلمہ ہو خواہ زیادہ اکثر اس بات ہین کہ ردیف سب جای مین متحد المعنی چاہیئی اور بعضی یہہ کہتی ہین کہ اگر ردیف باعتبار معنی کی مختلف ہو مضایقہ نہین اور یہہ امر حق ہی کسواسطی کہ فارسی اشعار مین ردیف کثیر الوقوع ہی اور اگر کوے بہی کہ ایسی لفظ کو کہ بعد قافیہ کے متحد اللفظ اور مختلف المعنی ہو اوسکو ردیف کہنا کیا ضرور ہی چاہئی کہ اوسکو بہی قافیہ کہین اور وہ شعر ذوقافتین ہو کسواسطے کہ قافیہ کی ہونیکی واسطی اختلاف معنی کا بہی کفایت کرتا ہی ہم کہتی ہین کہ اگر فقط ایک شعر مین یہہ امر ہو تو یہہ کہنا بہی ممکن ہی اور اگر غزل مین ایک ردیف اس صفت کی ساتہہ ہووی اور باقی ردیفین متحد المعنی وہان ذوقافتین اعتبار کرنا درست نہین بہر کیف مثال ردیف متحد المعنی کی اس شعر مین سودا کی جی مرا مجہسی یہہ کہتا ہی کہ ٹل جاونگا ہاتہہ سی اس دل نالان کی نکل جاونگا ٹل اور نکل قافیہ ہی اور جاونگا ردیف متحد اللفظ اور مختلف المعنی کے یہہ شعر مین ہم اور رجی بزم یار مین قانون یہہ دیکہتی ہین عجب اس دیار مین قانون پہلی مصرع مین قانون یعنی ساز کی اور دوسری مین یعنی قاعدہ کی اور یہہ اشعار سودا کے قصیدہ کی اسیطرح کی ردیف رکہتی ہین مطلع سا مثل زبان خامہ مین گرچہ دام دو معنی نواون مین ایک ہی گو کہ ہوی بنام دو

اور بعد چند اشعار کی یہہ شعر ہی جا ہتی تہی طبع یون بدل دی اس کلام کو کہتی ہی علی سی یون ہار کیلہ تمام دو
اور بعض اشعار مین دو معنی عدد کی ہی اور اوس شعر مین دونی ہی مشتمل ہی اور کبہی تمام شعر قافیہ اور ردیف ہوتا ہی

ہی سر اپنا نثار زلف جانانہ کیجی — زر اپنا نثار زلف جانانہ کیجی
گہر کافی ہی ایک کوی دلدار ہمین — گہر اپنا نثار زلف جانانہ کیجی

اور اختلاف ردیف کا باعتبار لفظ کی ہرگز درست نہین لیکن بعد اشارہ کے اگر ردیف کو بدل دین مضایقہ نہین چنانچہ اردو گویون کی رسم ہی کہ ایک غزل کہکر مقطع مین اشارہ کرکی دوسری غزل ردیف بدل کر کہتی اور چونکہ یہہ امر بہت شہرت رکہتا ہی اسمین احتیاج مثال کی نہین اور کبہی ذو قافیتین شعر مین دونو قافیہ کی بیچمین ردیف لاتی ہین اوس کو ردیف حاجب کہتی ہین اور یہہ ایک قسم صنایع لفظی کی ہی یہہ شعر بہی اسی قبیل سی ہے

چہپا تراغیر سی ہی باز اب معلوم
ہم پہ تی ہین پہر پہر دیار اب محرم

فصل ساتوین

سرقات شعری یعنی شعر کے چوری کی بیان مین — شعر کی چوری یہہ ہی کہ دوسرے شاعر کی شعر کا مضمون فقط یا کہ شعر مین باندہ لین یا اوس کا شعر فقط اپنی طرف منسوب کرلین اور یہہ طرح مرسی اوسکا حال مفصل آدمی کا معلوم کیا چاہیی کہ بیان کرنا اغراض مختلفہ کا درمیان شعرای کے شایع ہی مثلا کسیکی مدح سخاوت یا شجاعت کی یا ہجو بخل کی یا نامردی کی یہہ چوری مین داخل نہین یعنی اگر کسی نے کسیکی سخاوت یا شجاعت کی مدح کی یہہ دوسری نی بہی انہین مین سی کسی چیز کی مدح کی تو یہہ نہین کہین گی کہ اوسنی اوس پہلی شاعر کا مضمون چورا لیا کسو اسطی کہ یہہ امر عادت مین داخل ہوگیا ہی انہین چیزون کی مدح بیان کرنیکی فصیح اور غیر فصیح اس مین

شریک ہی لیکن وہ امور کہ ان اغراض پر دلالت کرین مثل استعارہ اور
تشبیہ اور کنایہ البتہ اوس کا سرقہ ہوسکتا ہی یعنی اگر ایک شخص نی ایک تشبیہ
یا استعارہ اختراع کیا اور دوسری نی بہی اوسیکو استعمال کیا تو کہہ سکتی ہین
کہ اوسنی اوس پہلی شاعر کی تشبیہ یا استعارہ کو چورالیا مگر بعضی تشبیہین یا
استعارہ ایسی ہین کہ سب شعرا مین شایع ہوگئے ہین مثلاً آنکہہ کی تشبیہ نرگس
یا زبان کی سوسن یا رخسار کی گل یا ماہ سی اور بہادر کی تشبیہ شیر سی یا سخی
کی حاتم سی اور علی ہذا القیاس تشبیہات کا استعمال سرقہ مین داخل نہین جب
یہہ معلوم ہوچکا اب جاننا چاہیی کہ شعر مین سرقہ دو قسم پر ہی ایک ظاہر اور
دوسرا غیر ظاہر اور سرقہ ظاہر کئی قسم پر ہی قسم اول یہہ کہ دوسری کے
شعر کو بغیر تغیر کرنیکی اپنا ٹہرالین اسکو نسخ اور انتحال کہتی ہین یہہ سرقہ کمال
معیوب ہی اور اگر کوئی ایسا موزون کرے کہ وہی بعینہ دوسری کی دیوان
مین نکل آوے اور اوس کہنی والی کو اصلا اوس پر اطلاع نہو اسکو
توارد کہتی ہین نہ سرقہ اور یہہ کمال تیزی فکر پر دلالت کرتا ہی قسم دوسری
یہہ ہی کہ کسیکی مضمون کو تمام الفاظ یا بعضی الفاظ کو لیکر اوسکی ترتیب
بدل ڈالین اگر اول سے اوسکی ترتیب بہتر ہوگی البتہ طبایع کی مقبول ہوجاوے
گی جیسی یہہ شعر درد کا   جب آنکہہ نہ تہی تو دیکہتی تہی سب کچہہ   جب آنکہہ
کہلی تو کچہہ نہ دیکہا ہمنی   اور اس شعر مین بعینہ وہ الفاظ موزون کرتی ہین   دیکہا نہ تہا
تجہی جب ہم دیکہتی تہی سب کچہہ   جب ہمنی تجکو دیکہا پہر ہمنی کچہہ نہ دیکہا   قسم تیسری
یہہ ہی کہ دوسرا مضمون لیکر اور الفاظ مین باندہ لین جیسی یہہ دو شعر سودا کی
مطلب ہی جو موہنہ پہ تری آوی آفتاب   دیکہی تو پہر نگاہ تو جل جاوی آفتاب

کرتی ہی مری دلمین تری جلوہ گری رنگ   اس شیشہ مین ہر ان دکھاتی ہی پری رنگ
ان دو شعرون مین دو دو مضمون بندہی ہین   خورشید کو کیا طاقت جو سامنی دہ
آوی گرمی سی تری رخ کی وہ صاف ہی جل جاوی   تری جلوہ کی مبری دلمین ہردم
رنگ گونہ ہی ہی   پری کی شوخی رفتار اس شیشہ کو رونقی ہی   دوسرا غیر ظاہر ہی کی قسم
پہ ہی اول یہہ ہی کہ معنی دو شعر کی اپس مین مشابہت رکھتی ہون جیسی ان شعرون مین
گلشن دہر مین جون خوار ہی اب قدر مری   جسکی دامن سی لگون وہی جھوڑتا ہی مجھی
یون کدورت مجسی ہی عالم کو مانند غبار   آسرا لو جسکا دامن کا وہ دامن ہی جھٹک
قسم دوسری یہہ ہی کہ شعر اول مین دعا خاص ہو اور دوسری مین عام جیسی یہہ دو شعر
ہر صید گہ مین کو ہی نہین تو ظالم   گو صید ناتوان ہون پر کر شکار مجکو   شاہا ترے
شکار کو عالم مین اب نہین   باقی بغیر گوشہ چشمان کو سے غزال   پہلی شعر مین فقط
صیدگاہ کی شکارون کی نفی ہی اور دوسری شعر مین تمام عالم کی شکار کی   قسم تیسری یہہ ہی
کہ مضمون کو ایک جای سے دوسری جای مین نقل کرین جیسی ان دو شعرون مین جرات
رتبہ گل بازی کا دلا کاش تو پاتا   ہاتون سی جو گرتا تو وہ انکھون سی اوٹھاتا   شیخ ابراہیم
ذوق   میری زخمون مین پر کروڈ نمک اب پہ پڑی   گرچہ گر زمین پر یہہ تو تہون سے
اوٹھاو کی   اول شعر مین نسبت الضمون سے اوٹھاسے کی گل بازی کیطرف ہی اور دوسری
مین نمک کیطرف   قسم چوتھی یہہ ہی کہ دوسری شعر کی معنی پہلی شعر کی معنی کی ضد ہون جیسی ان دو شعرون
صندلی رنگ یہ مین مرہی گیا   درد سر کیا کہ اب وہ سرہی گیا   صندلی رنگون پہ کیا دین
جان ہم   کسکو ہی اس درد سر کا اب دماغ   قسم پانچوین یہہ ہی کہ کسی اور کی
مضمون سی کچھ لیکر اور چیزین ایسی بڑہاوین کہ بہ نسبت اول کے زیادہ لطف

ہو جاوی جیسی ان دو شعرون مین شعر اول مومن کا	خون بہا قاتل بے رحم سی مانگا کسنی
کہ فرشتہ مجہی یہان داغ درم دیتے ہین	دوسرا شعر شیخ ابراہیم ذوق کا
کہتی تہی ہای بیابان کہ دیران قفس	داغ دیتے ہین اوسی جسکو درم دیتے ہین
ظاہر ہی کہ اول شعر مین داغ درم دینا اور خون بہا مانگنا محض ادعا ہی اور دوسری
شعر مین داغ دینا اور صاحب درم ہونا ثابت ہی اول شعر سے داغ اور درم کا مضمون اخذ کرکی ایسی
طرحسی ادا کیا کہ اوسکی نسبت بہت بلیغ ہو گیا جاننا چاہیئی کہ جب یہہ معلوم ہو جاوے کہ دوسری
شخص نے پہلی شعر مین سے اوس مضمون کو چورا لیا ہی اوسوقت اوسپر سرقہ کا حکم کرین گے
ورنہ ہو سکتا ہی کہ وہ بطریق توارد کی ہو اور ان مثالون کے اشعار کا بہی یہی حال ہی اور اسی بحث
کی ملحقات مین سے تضمین اور اقتباس ہے اور یہہ وہ ہے کہ دوسرے کی کلام کو ایسی طرحسی اپنی کلام مین
لی آوی کہ سیاق کلام سی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بہی اسی کا کلام ہی چنانچہ اکثر کلام اللہ کی آیتون
و حدیثون کو
کو اپنی کلام مین مذکور کرتے ہین اور فارسی اور اردو کہنی والی اکثر اوس پر اشارت بہی کر دیتی
ہین تا کہ سرقہ کی احتمال سے کلام مبرا ہو جاوی جیسی یہہ شعر سودا کا	مین کیا کہون کہ کون ہون
سودا بقول درد	جو کچھہ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون	مصرع اخیر خواجہ میر درد

علیہ الرحمۃ و الغفران کا ہی	تمام ہوا	رسالہ علم عروض کا جو چند رسالون مین مذکور تہی
کیا گیا ہی شائقین فن ہذا کی رای پر مخفی نرہی گا کہ اس عاجز نے کتنی کوشش اور سعی اس رسالہ کی
ترتیب کرنی مین اوٹہائی ہی مگر امید کہ کسی جای بقول اوستاد الانسان مرکب من الخطاء
والنسیان کی کسی عیب پر مطلع ہون تو دامن بزرگی سی عیب پوشی فرماوین صدق اللہ
عز و جل اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا یہہ رسالہ ترجمہ حدایق البلاغت اور القیہ ابن حاجب
اور عروض سیفی اور چند رسایل مختلفہ سے تالیف کیا گیا ہی فقط	تمام شد

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	راسخ العتقاد	راسخ الاعتقاد	۱۴	۱۳	جگہڑ	جگہڑي
۱۰	کیون کہتي	کیون کہتي ہین	۲۵	۱۶	عم	غم
۸	اطلاح	اصلاح	۲۶	۷	موي	میوي
۱	قسم شعر	قسم کي شعر	ایضاً	۱۵	بولي وہ	بولي وہ یہ
۱	لابد ضرور	لابد اور ضرور	ایضاً	۱۹	وہ نہین	رو رہین
۹	عروصر	عروض	ایضاً	۱۷	تطر	قطرہ
۳	بنتي ہو	بنتي ہین	ایضاً	ایضاً	رہي	رکہي
۴	کو	بیت گہر کو	۲۷	۱۴	لیب	لیک
۱	مناسب	مناسبت	۲۸	۲	پلہہ	کچہہ
۶	کلماسق	کا عاشق	ایضاً	۶	۶ ں اسہ	غرض اوٹہہ
۱۳	رادہ	ارادہ	ایضاً	۷	لجہہ	کچہہ
ایضاً	بسبت خان	بسنت خان	ایضاً	۱۹	محسي یون	مجہسي یون وہ
۲	شگ	سگ	ایضاً	۲۰	طبع ل	مطبخ کي
۱۷	مدت کیور	مدت سي کوڑ	ایضاً	ایضاً	آمدار	آواز
۳	ایمن سي مانند کوہسار	زمین سي مانند کوہسار	۲۹	۲	یہہ یہہ	یہ
۱۶	کہتا ہوا	کہتا ہے	ایضاً	۳	کا یکاتي ہین	کیا پکاتي ہین
۴	جگر سکي	جگر سي	ایضاً	۱۰	پیار	پیاز
۲۰	علاقة	علاقہ	۲۹	۱۶	جالي مین کر آپ	جالي کر آب
۹	تبع	تیغ	ایضاً	۲۰	ان انکي	انکي
۵	فعول	قبول	۳۲	۲	حرب	خوب
۱	رد	ورد	۳۵	۸	مدواب	بدذات
۱۲	قانو	قانون	۳۶	۱	حس بل	جس پیل
۱۴	کہا	کہان	۳۶	۱۲	مرزا رفیع کي	مرزا فدوي کي
۱۳	مرا قسم	میري قسم	ایضاً	۱۵	کوس سوس	گوش و ہوش
۷	بر	پر	۳۷	۵	دالو	ڈالو
۸	ڈرمي	ڈرسیے	۴۲	۱۳	ایکدم کي فرقت	ایکدم فرقت
۸	عامان	غافل	۴۳	۱	آپکي	اپني
۱۵	آیا	آ	ایضاً	۵	سد	[illegible]

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۴	۷	نی کا سبب	سنی کا میری سبب	۵۱	۱۶	کیو موت	کیون موت
ایضاً	۸	بینے درہ	یعنی وہی جا بکر	۵۲	۱	زمانہ زن	زبانہ زن
ایضاً	۹	اکنی	لگنی	ایضاً	۱۴	کجلوہ	مجگونہ
ایضاً	۹	حر بوجہ	ماجرانہ پوچہہ	ایضاً	۱۶	ترین کلمین اونٹ	اُترین گلیمین کہونٹ
۴۴	۱۳	دہور	تو چہوڑ مجہی چلا	۵۳	۱	رہا ہو	رہا ہو نہین
ایضاً	۱۴	ما	ماز	ایضاً	۳	رشل	رشک
ایضاً	ایضاً	فسوس	افسوس	ایضاً	ایضاً	لیا ہوا	کیا ہوا
ایضاً	۱۵	یعنی ہینا	یعنی ہنہین	۵۴	۱	نباہی یہ	نباہیی
۴۵	۱	لیا	کیا	ایضاً	۱۰	جلوہ دگر	جلوہ گر
۴۵	۲	لی لیا	لی گیا	ایضاً	۱۱	تو ہنہین	تو ہم ہنہین
۴۵	۸	توڑ	توڑو	۵۵	۱۶	بالین پہ سر	بالین سر
ایضاً	۹	دن	ہون	۵۶	۴	ارن عام	اذن عام
۴۶	۲	دیوانہ نہین ——	کہ خاک اوڑاؤن	۵۷	۳	یانع	مالغ
ایضاً	۳	خون ٹپکی ہی ——	اوسکی تیغ سی کیون	ایضاً	۱۲	شلن	شکن
ایضاً	۵	زبان بہار	زبانِ زنہار	ایضاً	۱۸	سماماون	سماجاون
ایضاً	۶	ندہار	ناچار	۵۸	۱		کس مونہہ سی اوٹہائینگی ہم سر
ایضاً	۱۲	شاید	شاید	۵۹	۷	یبرلوم	میرادم
ایضاً	۱۶	سلنے	ساہنی	ایضاً	۱۵	شلث لیتی ہین	شلث کہتی ہین
۴۷				ایضاً	۱۶	لیتی ہین	کہتی ہین
۴۸	۱۱	اب و عاکو	آب و گل کو	ایضاً	ایضاً	او	اور
۴۹	۶	ترک تیاری	ترک تازی	ایضاً	ایضاً	لیتی ہین	کہتی ہین
ایضاً	۱۲	جان سے	جان سینے	۵۹	۲۰	یرسی	میرسی
ایضاً	۱۳	قدم لی	قدم کی	۶۱	۱۵	بیا اپنی	بیان اپنی
۵۰	۱۳	پہلی پا یا	پہل پا یا	۶۲	۸	مزا	نیزار
ایضاً	۲۰	چہپ لی	چہپ گئی	ایضاً	۱۱	نزہا تو	نزہا ہین تو
۵۱	۵	لب	کیب	ایضاً	۱۷	مداری	بیزاری
ایضاً	۱۳	سری جہان	میری ہین جہان	۶۴	۱۸	مجہی	سدا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۹	زبان	زمان	۷۷	۱۴	کرنگا	کرونگا
اً	۱۴	قربان ہوتون	مرتاہوتون	۷۸	۲	مکنار	یکہار
فاً	۱۵	عجب	عبث	الفاً	۱۴	نہاہی	کہتاہی
۶	۶	لقاب	بلاب	۷۹	۱۴	یہ رنہار	پوزنہار
اً	۹	اکک عمر	ایک عمر	الفاً	۲	نسرین وا	نسرین داد
اً	۱۲	خواموش	خاموش	۸۱	۱۸	ادبر	اوربحر
	۳	ہوی سا	ہوی ساری	۸۲	۵	ردوسرا	دوسرا وتد
فاً	۱۸	طراز	طرار	الفاً	۸	حالی ہنین	خالی ہنین
اً	الفاً	وہ کشش	وہ کشمکش	۸۲	۱۲	ہین کہ اس	ہین اسلئی کہ اس
فاً	۱۹	تار کی رونق	نار کی رونق	۸۲	۱۶	کلمہ چارحرفی	کلمہ چارحرفی
فاً	۲۰	رشک	اشک	۸۳	۵	فاصلہ کوئی سی	فاصلہ کبہی کوئی شی
۶.	۲	یلجہہ	یکجہہ	۸۳	حاشیہ	مفاعلن	مفاعلتن
فاً	۶	صور	صورت	۸۴	۱	تہ	آتہہ
۶	۱۹	عادت	غایت	۸۹	۱	مزج	انج
۷	۲۰		نکلین گی بہت	۹۱	۱۶	اسیے ارکانون	ایسی ارکانون
۷ا	۸	مصرعہ اول	مصرعہ دوم	۹۲	۱۴	فتوکی کی	فتوکی
یفاً	۹	مصرعہ اول	مصرعہ سوم	۱۱۳	۱۳	کرلیاہی	حاصل کرلیاہی
یفاً	۲۰	اور وہ تہ مدے	اور وہ تہ بلائی	الفاً	۱۴	مجاذاً	مجازاً
۷۲	۲	بات نہ پو	بات نہ پوچہی	الفاً	۱۷	ملی	طی
۷۳	۶	تب	تب بہی	۱۱۴	۲	کل کو	گل تر
الفاً	۱۳	جوسب	جو کہٹ	۱۱۴	۵	کرچہ جبین کو	کوچہ کو
الفاً	۱۹	پہونچا	پہنچی	الفاً	۱۱	عی سوزان	عی سوزان
۷۴	۲	سبج دج	سبج وبیج	الفاً	۱۲	تسعیث	تشعیث
۷۴	۱۳	تحمل کے وتکئی	تحمل تکیہ وتکئی	الفاً	۱۵	کیری	کیڑی
۷۵	۱۲	لہالا	گہالا	۱۱۵	۲	یامحمد ع	یامحمد ع
۷۶	۶	وہدن	دیدن	۱۱۵	۱۰	مفتعلن فاعلات	فاعلات
الفاً	۸	وبجن	وہ بجن	الفاً	الفاً	وس	وش
۷	۱۳	کہ خفتہ بہ تیغ	گر خفتہ دہ تیغ	۱۱۶	۳	مہجور	منحور

2113

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
نالہ	دانالہ	۸	۱۱۶
منفصل	منفصل ہی	۱۷	ایضاً
کہا ہی	کیا ہی	۱۸	ایضاً
آٹھوین سنگ	آخر کو سنگ	۹	۱۱۷
ولا دیکھہ	والا دیکھہ	۱۸	ایضاً
خاک پہ	خانہ پر	۲	۱۱۹
بحر مین	بحرحا مین	۹	ایضاً
بہ نسبت	یہہ نسبت	۱۴	ایضاً
ہمی جن	بہی جن	۱۳	۱۲۰
بیت کو عام ہی	بیت کو کہتی ہین عام ہے	۲	۱۲۱
برابر کرنی کو	برابر کرین کرنی کو	۲	ایضاً
ہوجائی کہتی ہین	ہوجائی	۴	۱۲۱
پہیرنی مین	جا پہیرنی مین	۹	۱۲۲
سر	سر پہ	۱۵	ایضاً
ہین	ہی	۱۵	۱۲۳
شال دویم جبکہ دویم	جبکہ دو نو	۴	۱۲۴
یہہ شعر ہی	یہہ شعر	۵	ایضاً
× یہہ سطر غلط ہے	اور اگر آخر مصرع مین تین ساکن جمع ہوں تو ایکو گرا دین	۹	۱۲۴
مین	مین	۸	۱۲۴
جائی گی	جاوین گی	۱۵	۱۲۶
الفاظ کی کی	الفاظ کی	۲	۱۲۷
اس وزن پر	اس وزن	۱۶	ایضاً
اور ایسی ہی فاسی	اور فاسی	۲	۱۲۸
مرکب ہوئی مین	مرکب ہوتی ہین	۱۹	۱۲۹
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن	فعولن فعولن مفاعیلن	۲۰	
اور منفصل	اور متصل	۱۹	۱۳۲
کی سی ہی	کی ہی	۳	۱۳۳
غلط ہے	اس سی معلوم ہوا کہ جو چار حرف جو ہمیشہ وزن مین حاصل ہوتی ہین	۷	ایضاً

National Library Calcutta-27